عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

توہین رسالت کے خلاف عالم اسلام کا اقدام

جلد: ۴۱ | یکم تا ۷/ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷/جولائی ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۲۵

عشرۂ ذوالحجہ

برکت کے دن عبادت کی راتیں

حضرت محمد ﷺ کی بے مثال محبوبیت

بھارتی گستاخوں کی ہرزہ سرائی

احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

سیاہ رنگ کا لباس پہننا

س:...... کیا کالے رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے؟ کیا صرف مردوں کے لئے منع ہیں یا عورتوں کے لئے بھی منع ہے؟

ج:...... کالے رنگ کے کپڑے پہننا نہ مردوں کے لئے منع ہے نہ عورتوں کے لئے کیونکہ کالے رنگ کی چادر اور عمامہ وغیرہ کا استعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن مکمل طور پر سیاہ رنگ کا لباس پہننا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اور کسی حدیث میں اس کی ممانعت بھی موجود نہیں۔ لہٰذا سیاہ کپڑوں کا استعمال فی نفسہٖ جائز ہے۔ تاہم چونکہ سیاہ رنگ کا لباس محرم کے مہینہ میں پہننا روافض کا شعار بن چکا ہے۔ اس لئے ان ایام میں سیاہ لباس پہننے سے احتراز کریں تا کہ روافض کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

”ومکروہ وھو اللبس للمتکبر ویستحب الأبیض وکذا الاسود لأنہ شعار بنی العباس ودخل علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ وعلٰی رأسہ عمامۃ سوداء۔“ (شامی، ص:۲۴۸، ج:۵)

گری پڑی اشیاء اٹھانے کا حکم

س:...... مجھے اپنے گھر کے باہر کچھ رقم گری ہوئی ملی جو میں نے اٹھالی، اب اس کے مالک کا مجھے کوئی علم نہیں۔ سب سے معلوم کرلیا پر کسی کو نہیں معلوم کہ یہ کس کی ہے؟ اس مسئلہ کا کیا حل ہے، اس رقم کا کیا کروں؟

ج:...... گری پڑی رقم یا قیمتی اشیاء کے اٹھانے کی صورت میں حکم یہ ہے کہ اصل مالک کو تلاش کریں، اگر کوشش کے باوجود مالک کا پتہ نہ چلے تو ایسی صورت میں اس کے مالک کی طرف سے نیت کر کے صدقہ کر دیں۔ اگر آپ خود مستحق ہوں تو خود بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

”ثم بعد تعریف المدۃ المذکورۃ الملتقط مخیر بین ان یحفظھا حسبۃ وبین ان یتصدق بھا الخ۔“ (عالمگیری، ص:۲۸۹، ج:۲)

احرام باندھنے کے لئے تلبیہ پڑھنا

س:...... احرام باندھنے کے بعد کتنی مرتبہ تلبیہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے، کیا اس کے لئے کوئی تعداد مقرر ہے یا نہیں؟

ج:...... عمرہ یا حج کے لئے احرام باندھنے کے بعد احرام میں داخل ہونے کی نیت کر کے ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا شرط ہے اور تین مرتبہ پڑھنا مستحب امر ہے۔ مرد بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ آواز میں، تلبیہ حاجی کا ترانہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، اس لئے کثرت کے ساتھ تلبیہ پڑھتے رہنا چاہئے۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۱ یکم تا ۷؍ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷؍جولائی ۲۰۲۲ء شمارہ:۲۵

اس شمارے میں!

مضمون	صفحہ	مصنف
توہین رسالت کے خلاف عالم اسلام کا اقدام	۴	محمد اعجاز مصطفی
حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بے مثالی محبوبیت	۶	ڈاکٹر حافظ محمد ثانی
ذوالحجہ... برکت کے دن، عبادت کی راتیں	۹	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
بھارت... مذہبی منافرت کی سیاست	۱۲	ڈاکٹر رمیش کمار وانکوانی
بھارتی گستاخوں کی ہرزہ سرائی.....	۱۴	ادارہ
تزکیہ واحسان... کارِ نبوت کا اہم شعبہ (۸)	۱۸	حضرت مولانا مفتی خالد محمود
عیسائی پادریوں سے چند سوالات (۲)	۲۰	مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ
قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ (۴)	۲۴	حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 001010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLIS TAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

توہین رسالت کے خلاف

عالم اسلام کا اقدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت ہر مسلمان کے کا ایمانی اور روحانی سرمایہ اور قیمتی اثاثہ ہے۔ مومن کا دل ہر لمحہ اور ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد اور محبت میں دھڑکتا ہے اور اس کی رگوں میں عشق نبوی خون کی طرح دوڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا دفاع اہل اسلام کے نزدیک سب سے زیادہ حساسیت رکھتا ہے، مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کبھی برداشت نہیں سکتا۔

یوں لگتا ہے کہ عالم کفر نے امت مسلمہ کی محبت نبوی کے بارہ میں حساسیت اور کمزوری کو پکڑ رکھا ہے اور وہ ہر تھوڑے عرصے بعد عاشقانِ رسول کی حمیت وغیرت کا امتحان لیتے رہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا سلسلہ نیا نہیں بلکہ پرانا ہے مگر کچھ سالوں سے تو یہ شیطانی کھیل بار بار دہرایا جانے لگا ہے۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، اکیسوی صدی عیسوی کے آغاز سے یہ مکروہ کھیل جاری ہے۔ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو ایک ویب سائٹ پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب تصاویر نہایت تمسخر آمیز مضامین کے ساتھ شائع کی گئیں اور یہ تاثر دیا گیا کہ (خدا کی پناہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کرنے کے لئے آئے تھے۔ ستمبر ۲۰۰۵ء میں ایک ڈینش اخبار میں اہانت رسول کی گھناؤنی حرکت کا مظاہرہ کیا گیا۔ فروری ۲۰۰۶ء میں مغربی ممالک کے کئی اخبارات نے ایک ساتھ توہین آمیز کارٹونوں کو شائع کیا۔ ۲۰۱۵ء میں فرانسیسی اخبار چارلی ہیڈو نے توہین رسالت کرکے اپنی خباثت کا اظہار کیا۔ ۲۰۲۱ء میں فرانس کے صدر نے باقاعدہ سرکاری سطح پر گستاخانِ رسالت کی حمایت کی اور اب ۲۵ رمئی ۲۰۲۲ء کو انڈیا کی انتہا پسند حکمران جماعت بی جے پی کی قومی ترجمان خاتون نے ایک ٹی وی چینل پر پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارہ میں مغلظات بکی ہیں، جس کے خلاف پورا عالم اسلام سراپا احتجاج ہے۔

بارگاہِ رسالت مآب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں اس تازہ دریدہ دہنی کے خلاف ہندوستان وپاکستان سے امریکا وافریقا تک بسنے والے مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرے کیے ہیں، مگر عرب دنیا بھارتی مصنوعات کا بائیکاٹ کرکے اور سرکاری سطح پر اس گستاخی کا نوٹس لے کر تمام عالم اسلام پر بازی لے گئی ہے۔ قطر پہلا عرب ملک ہے جس نے اس سلسلے میں اقدام کیا اور اپنی ناراضی ظاہر کی، قطر کے اس اقدام کی سنجیدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس دن انڈین سفیر کو قطر کی وزارت خارجہ نے طلب کرکے اپنی شکایت درج کرائی، اس دن ہندوستان کے نائب صدر وینکیا نائیڈو قطر

کے دورے پر تھے اور اس واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ ان کے اعزاز میں جو لنچ کا پروگرام رکھا گیا تھا، اس کو منسوخ کر دیا گیا۔ پھر یکے بعد دیگرے سعودی عرب، کویت، لیبیا، انڈونیشیا، ملائیشیا، عمان، اردن، بحرین، مالدیپ، ایران اور افغانستان کا سرکاری سطح پر توہین رسالت کے خلاف سخت ردِعمل سامنے آیا، بعض ممالک نے ہندوستانی سفیر کو طلب کر کے اسے احتجاجی مراسلہ بھی تھمایا اور اکثر ملکوں کے بڑے بڑے اسٹورز اور شاپنگ سینٹرز میں بھارتی مصنوعات کو کپڑے سے ڈھانپ کر ان کی خرید وفروخت بند کر دی گئی، جبکہ سوشل میڈیا پر عرب صحافیوں اور سوشل میڈیا ایکٹیوسٹس نے ”الا رسول اللّٰہ یا مودی ... مودی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کسی قیمت پر برداشت نہیں...“ ٹرینڈ چلایا جو کئی روز تک مسلسل ٹاپ پر رہا۔ ان جرأت مندانہ اقدامات نے بی جے پی کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور گستاخی رسالت کی مرتکب ملعونہ عورت کو بی جے پی نے نوٹس جاری کر کے عہدے اور پارٹی رکنیت سے معطل کر دیا۔

مگر افسوس ناک امر یہ ہے کہ ملعونہ گستاخ رسول کو جاری کیے گئے نوٹس میں اس کے اصل جرم ”توہین رسالت“ کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں، بلکہ اسے اختیارات سے تجاوز کی مرتکب ٹھہرایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے تنگ دل بی جے پی کو اہلِ اسلام کی دل آزاری کی بالکل پروا نہیں اور اس نے صرف عرب دنیا کے ساتھ اپنے تجارتی تعلقات کو زک پہنچنے کے ڈر سے ایک کاغذی کارروائی کی ہے، کیونکہ عرب ممالک اور خلیجی ریاستیں بھارتی مصنوعات کی سب سے بڑی منڈی ہیں۔ حالیہ اعداد وشمار کے مطابق متحدہ عرب امارات میں ۳.۵ ملین، سعودی عرب میں ۱.۵۴ ملین، جب کہ کویت میں تقریباً ایک ملین بھارتی شہری مختلف شعبوں میں ملازمت کر رہے ہیں۔ نیز تیل کی درآمدات اور خلیجی ریاستوں سے موصول ہونے والی ترسیلاتِ زر بھارت کے لئے انتہائی اہم ہیں، کیونکہ ۴۰ لاکھ بھارتی خطے میں ملازمت کرتے ہیں اور سالانہ ۸۰ بلین ڈالر سے زائد بھیجتے ہیں۔ بہرحال یہ غنیمت ہے کہ عرب ریاستوں اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک نے اپنے احتجاجی اقدامات سے فاشسٹ مودی کو جھکنے پر مجبور کیا ہے۔

عرب دنیا کے یہ اقدامات تمام عالم اسلام کے لئے مشعل راہ ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ پوری امت مسلمہ کو متفق ہو کر یہ پیغام دینا چاہیے کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملہ نہ صرف برداشت نہیں ہے بلکہ اس کا منہ توڑ جواب بھی دیا جائے گا۔ عالمی اسلامی تنظیم او آئی سی کی سب سے بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کرے، نیز اقوام متحدہ میں بھی اس معاملے کو اٹھایا جائے اور گستاخ رسول عورت کو بھارتی قانون کے مطابق سزا دے کر اسے عبرت کا نشانہ بنایا جائے، تاکہ آئندہ کوئی بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے۔ نیز مسلمانوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور اپنے کردار سے دعوتِ اسلام کو عام کریں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک وطیب سیرت سے دنیا کو روشناس کرائیں۔ محبت نبوی کا یہ پیغام حرزِ جاں بنالیں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے سنایا ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سیّدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا گیا کہ: ”آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی؟“ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے اموال، اولاد، آباء واجداد اور امہات سے بھی زیادہ محبوب تھے اور کسی پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جو محبت ہوتی ہے، ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی بڑھ کر محبوب تھے۔“

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۵۶۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے آقا ومولا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت نصیب فرمائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین بحرمۃ خاتم النبیین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال عظمت ومحبوبیت

ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

سیّدِ عرب وعجم، ہادیٔ اعظم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت وسیرتِ عظمٰی ازل سے ابد تک زمان و مکاں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کائنات کی ہر شئے رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے بے کراں جلال وجمال کی گرفت میں ہے۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ سرکارِ دو جہاں، رحمۃ للعالمین، سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت ورفعت کا شاہد ہے۔ ''اِنّا اعطینٰک الکوثر'' اور ''ورفعنا لک ذِکرک'' کی دل آویز صداؤں سے زمین وآسمان گونج رہے ہیں۔ سرورِ کائنات کا نامِ نامی، اسمِ گرامی ''محمد رسول اللہ'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اِتنا بلند ہوا کہ کون و مکاں کی ساری رفعتیں اور تمام بلندیاں اس اسمِ مقدّس اور اِس عظیم ہستی کے سامنے پست ہوکر رہ گئیں۔ فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ مبارک سے معمور ہیں۔ یہ رتبۂ بلند کُل کائنات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا نہ کسی اور کو نصیب ہوا اور نہ ہوگا۔ اس ابدی حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے سیّد صبیح رحمانی کیا خوب کہتے ہیں:

کوئی مثلِ مصطفیٰ کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا

مشہور مفسّرِ قرآن، علامہ سیّد محمود آلوسیؒ قرآنِ کریم کی آیتِ مبارکہ ''ورفعنا لک ذِکرک'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''اِس سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ عظمٰی اور نامِ نامی کی بلندی کیا ہوگی کہ کلمۂ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نامِ نامی کے ساتھ اپنے محبوب کا نام ملادیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، ملائکہ کے ساتھ آپ پر درود بھیجا اور اہلِ ایمان کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا اور جب بھی خطاب کیا، معزز القابات سے مخاطب فرمایا۔ گزشتہ آسمانی صحیفوں میں بھی آپ کا ذکرِ خیر فرمایا۔ تمام انبیائے کرام اور ان کی اُمتوں سے عہد لیا کہ وہ آپ پر ایمان لائیں گے۔''

آج کرّہ ارض پر آباد کوئی خطّہ زمین ایسا نہیں، جہاں شب وروز سرورِ دوعالم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو۔ 24 گھنٹوں کے 1440 منٹس میں زمین کے کسی نہ کسی کونے اور دنیا کی آبادی کے کسی نہ کسی گوشے میں اذان کی آواز ضرور سنائی دیتی ہے۔ چونکہ اذان میں خالقِ کائنات کے نام کے ساتھ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی بھی بلند ہو رہا ہے، تو اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت اس سے بھی نمایاں ہے کہ جب تک کرّۂ ارض پر اذان کی آواز گونجتی رہے گی، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس کے محبوب پیغمبر، سیّدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی بھی پوری آب وتاب کے ساتھ سماعتوں میں رَس گھولتا رہے گا۔

لادینیت کے اِس دَور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ متین کی تبلیغ اور آپ کی سیرت وپیغام عام کرنے کی کوششیں پورے خلوص کے ساتھ جاری ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لے کر، آپ کا ذکرِ خیر کرکے اور آپ کے محاسن سُن کر کروڑوں دِلوں کو جو سرور اور فرحت نصیب ہوتی ہے، اس کا جواب نہیں۔ اپنے تو رہے ایک طرف، بیگانوں اور متعصب مخالفین کا بھی بارگاہِ رسالت میں خراجِ عقیدت پیش کیے بغیر چارہ نہ رہا۔ اگر آپ ان حالات کو پیشِ نظر رکھیں، جن میں یہ آیت نازل ہوئی اور پھر اِس آیت کو پڑھیں، تو پڑھنے کا لُطف دوچند ہوجائے گا۔ کفر وشرک کی تاریکیوں میں ڈوبی پوری دنیا مخالف ہے، مکّے کے نام وَر سردار چراغِ مصطفوی بجھانے کے درپے ہیں۔

اِن حالات میں یہ آیت نازل ہوئی۔ کون تصور کرسکتا تھا کہ مکے کے اِس یتیم کا ذکرِ پاک دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہوگا، آپ کے دین کی روشنی سے مہذب دنیا کا بہت بڑا علاقہ منور ہوگا اور کروڑوں انسان آپ کے نام پر جان دینے کو اپنے لیے باعث صد افتخار و سعادت

سمجھیں گے، لیکن جو وعدہ ربّ العالمین نے اپنے محبوب رسول اور برگزیدہ بندے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا، وہ پورا ہو کر رہا اور قیامت تک ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب، عالم تاب ضوفشانیاں کرتا رہے گا۔

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں: ''آخر خالقِ کائنات کے نام کے ساتھ جس کا نام زبانوں پر آتا ہے، اللہ کے ذکر کے ساتھ جس بندے کا ذکر کانوں تک پہنچتا ہے، وہ کسی قیصر و کسریٰ کا نہیں، دنیا کے کسی شاعر و ادیب کا نہیں، کسی حکیم و فلسفی کا نہیں، کسی جنرل اور سردار کا نہیں، کسی گیانی اور کسی راہب کا نہیں، کسی رشی کا نہیں، یہاں تک کہ کسی دوسرے پیغمبر کا بھی نہیں، بلکہ عبداللہ کے لختِ جگر، آمنہ کے نورِ نظر، خاکِ بطحا کے اسی اُمّی و یتیم کا۔''

کشمیر کے سبزہ زار میں، دکن کی پہاڑیوں میں، افغانستان کی بلندیوں میں، ہمالیہ کی چوٹیوں میں، گنگا کی وادیوں میں، چین میں، جاپان میں، جاوا میں، برما میں، روس میں، مِصر میں، ایران میں، عراق میں، فلسطین و عرب کی پوری سرزمین میں، ترکی میں، نجد میں، یمن میں، مراکش میں، طرابلس میں، ہندوستان کے گاؤں گاؤں اور ان سب مہذب ملکوں کو چھوڑ کر خاص نافِ تمدّن و مرکزِ تہذیب لندن، پیرس اور برلن کی آبادیوں میں ہر سال نہیں، ہر ماہ نہیں، ہر روز پانچ پانچ مرتبہ بلند و بالا میناروں سے جس نام کی پکار خالق کے نام کے ساتھ فضا میں گونجتی ہے، وہ اسی عظیم اور مقدّس ہستی کا ہے، جسے بصیرت سے محروم دنیا نے ایک زمانے میں محض ایک بے کس و یتیم کی حیثیت سے جانا تھا، یہ معنی ہیں، یتیم کے راج کے، یہ تفسیر ہے ''و رفعنا لک ذِکرک'' کی۔ کسی ایک صوبے پر، کسی ایک جزیرے پر نہیں، دنیا پر، دنیا کے دِلوں پر آج حکومت ہے، تو اسی یتیم کی، راج ہے تو اسی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔''

صحابیِ رسول، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا، ''میرا اور آپ کا ربّ مجھ سے سوال کرتا ہے کہ مَیں نے کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کیا؟'' مَیں نے عرض کیا،'' اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''جب میرا ذکر کیا جائے گا، تو میرے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا جائے گا:

تکبیر میں، کلمے میں، نمازوں میں
اذان میں ہے نامِ الٰہی سے ملا نامِ محمد

آج زمان و مکاں کا وہ کون سا گوشہ، وہ کون سی ساعت، وہ کون سا لمحہ ہے، جو ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہے، اس عالم شش جہات کے گوشے گوشے میں، گردشِ زمین کے ساتھ ساتھ ہر اذان میں ہمہ وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی بلند ہو رہا ہے۔ بلند و بالا میناروں سے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی خالقِ کائنات کے نامِ نامی کے ساتھ پکارا جا رہا ہے۔

دشت و جبل، صحرا و دریا، بحر و بر، شہروں اور دیہاتوں، آبادیوں اور ویرانوں، سمندروں اور پہاڑوں، وادیوں اور گھاٹیوں میں ہمہ وقت آپ کے نامِ نامی ''محمد رسول اللہ'' کی پکار ہے۔ دنیا کا گوشہ گوشہ اور کرّۂ ارض کا چپّہ چپّہ، سیّدِ عرب و عجم، ہادیٔ عالم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک کی پکار سے گونج رہا ہے۔ ''و رفعنا لک ذکرک'' ''بلندیٔ ذکر کی یہ وہ تفسیر ہے، جو اوراقِ لیل و نہار پر ۱۴ سو سال سے ثبت چلی آ رہی ہے۔ چشمِ روزگار اسے صدیوں سے پڑھتی چلی آ رہی ہے۔ اقبال کیا خوب کہتے ہیں:

خیمہ افلاک کا استادہ اِسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشمِ اقوام یہ نظّارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ ورفعنا لک ذکرک دیکھے

سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور حیاتِ مقدسہ کا یہ تاریخی اور ابدی اعجاز ہے کہ اپنے اور بے گانے، مسلم اور غیر مسلم سب ہی آپ کے ثنا خواں اور آپ کی عظمت و رفعت کے معترف نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کو تو اِس وقت چھوڑ دیجیے کہ ان کا تو دین و ایمان ہی رسول اللہ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبّت میں مضمر ہے، غیروں اور غیر مسلموں کے کیمپ میں آیئے، وہ بھی آپ کی شخصی عظمت اور رفعت کے قائل نظر آتے ہیں۔

معروف ہندو شاعر، منوہر لال دل کہتے ہیں:

کیا دل سے بیاں ہو ترے اخلاق کی توصیف
عالَم ہوا مدّاح ترے لُطف و کرم کا

ڈاکٹر میخائل ایچ ہارٹ، مشہور امریکی ماہرِ فلکیات اور عیسائی مورّخ ہیں، انہوں نے اور ان کی اعلیٰ تعلیم یافتہ بیوی نے دنیا کی نامور اور مشہور شخصیات کی سیرت و سوانح کا مطالعہ کیا، اس مطالعے کا حاصل انہوں نے 572 صفحات کی ایک انگریزی کتاب "The 100 Aranking of the Most

Influential Personsinhistory" کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔اس کتاب نے عالمی سطح پر شہرت پائی، دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا اور متعدّد ایڈیشنز شائع ہوئے۔

اِس کتاب میں سرکارِ دوجہاں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرِفہرست رکھا گیا ہے، کیوں کہ مصنّف کے مطالعے کے مطابق، آپ دنیا کے سب سے عظیم، منفرد اور انسانی تاریخ کے نمایاں ترین انسان ہیں۔ ہارٹ میخائل لکھتا ہے، ’’قارئین میں سے ممکن ہے کہ کچھ لوگوں کو تعجب ہو کہ میں نے دنیا جہاں کی موثر ترین شخصیات میں ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کو سرِفہرست کیوں رکھا ہے؟ اور وہ مجھ سے اس کی وجہ طلب کریں گے، حالانکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ صرف وہی ایک عظیم انسان تھے، جو دینی اور دنیوی اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب وکامران اور سرفراز ٹھہرے۔‘‘

موصوف مزید رقم طراز ہیں: ’’میرا یہ انتخاب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی تمام انتہائی بااثر شخصیتوں میں سرِفہرست ہیں، کچھ قارئین کو اچنبھے میں ڈال سکتا ہے، کچھ اس پر معترض ہو سکتے ہیں، مگر یہ حقیقت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے واحد شخص ہیں، جنہوں نے ایک عظیم ترین مذہب کی بنیاد رکھی اور اس کی اشاعت کی، ان کے وصال کے 14 سو سال بعد آج بھی ان کے اثرات غالب اور طاقت ور ہیں‘‘۔

مشہور مغربی مصنّف ای ڈرمنگھم سیرتِ طیبہ پر اپنی کتاب ‘‘Life of Muahmmad’’ میں اعترافِ حقیقت کے طور پر لکھتا ہے: ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِس اعتبار سے دنیا کے وہ واحد پیغمبر ہیں، جن کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے، ان کی زندگی کا کوئی گوشہ مخفی نہیں، بلکہ روشن اور منوّر ہے۔‘‘

مہارانی آرٹس کالج میسور (بھارت) کے پروفیسر راما کرشنا راؤ اپنی کتاب ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دی پرافٹ آف اسلام‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ایک عظیم مفکّر ہیں۔ تمام اعلیٰ اور تمام انسانی سرگرمیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیرو کی مانند ہیں۔‘‘

20ویں صدی کے اوائل 1911ء میں بیروت کے مسیحی اخبار ’’الوطن‘‘ نے دنیا کے سامنے یہ سوال پیش کیا تھا کہ دنیا کا سب سے عظیم انسان کون ہے؟ اس کے جواب میں ایک عیسائی دانشور، اورمجاعص نے لکھا: ’’دنیا کا سب سے عظیم انسان وہ ہے، جس نے دس برس (مدنی زندگی) کے مختصر عرصے میں ایک عظیم مذہب، ایک نئے فلسفے، ایک نئی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی، جنگ کا قانون بدل دیا، ایک نئی قوم پیدا کی، ایک نئی طویل العمر سلطنت قائم کی، ان تمام کارناموں کے باوجود یہ عظیم انسان اُمّی اور ناخواندہ تھا، وہ کون؟ ’’محمد بن عبداللہ قریشی، اسلام کے پیغمبر‘‘۔

21 ویں صدی کے آغاز میں رابطہ عالمِ اسلامی، مکّہ مکرمہ نے اپنے مشہور ہفت روزہ عربی جریدے ’’العالم الاسلامی‘‘ 28 ربیع الاوّل 1421ھ 30 جون 2000ء میں ایک اہم خبر انٹرنیٹ سے متعلق شائع کی کہ کمپیوٹر سافٹ ویئر تیار کرنے والی دنیا کی مشہور کمپنی "Microsoft" نے الفِ ثالث یعنی تیسرے ہزاریے (Millennium) کے موقع پر انٹرنیٹ پر دنیا کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ دنیا کی وہ عظیم ترین شخصیت کون ہے، جس نے اپنے فکر وعمل سے انسانی تاریخ اور انسانی زندگی پر گہرے نقوش ثبت کیے اور دنیائے انسانیت اس کی فکر واثر سے زیادہ متاثر ہوئی؟

کمپنی نے رائے دہی اور شخصیت کے انتخاب کے لیے امیدوار کے طور پر 17 شخصیات کے نام ذکر کیے تھے، جن میں انبیائے کرام میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے ساتھ سیّدالمرسلین، خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بھی شامل تھا۔ سوال کے جواب میں ناظرین نے اپنے علم، مطالعے، معلومات، انسانی تاریخ اور انسانی تہذیب وتمدن کے تجزیے کی روشنی میں اپنی اپنی رائے انٹرنیٹ پر پیش کی کہ انسانی تاریخ کی وہ عظیم ترین اور بااثر شخصیت جس نے اپنی فکری، عملی اور اخلاقی قوت سے دنیا میں ایک عظیم اور مثالی انقلاب برپا کیا اور انسانی فکر وتاریخ کا دھارا موڑ کر سسکتی اور بلکتی انسانیت کو سعادت وفلاح کی راہ پر گام زن کیا، وہ پیغمبرِ اسلام، سرورِ کائنات، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔

یہ حقیقت پیشِ نظر رہے کہ انٹرنیٹ پر رائے دہندگان میں غالب اکثریت مغرب کی مسیحی دنیا پر مشتمل تھی، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو نہ صرف 21 ویں صدی، بلکہ ہر صدی کا ہیرو اور عظیم ہستی قرار دیا۔ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت ورفعت اور تعریف کا یہ وہ مثالی اور تاریخ ساز پہلو ہے، جس کی روشنی میں اجالا بڑھتا ہی جارہا ہے۔ آپ کے ذکرِ مبارک سے دنیا روشن اور آپ کے دین وتعلیمات کے نور سے انسانیت منور ہوتی جارہی ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود یہ بھی ایک ابدی اور تاریخی حقیقت ہے کہ:

لایمکن الثناء کما کان حقّہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر!

عشرۂ ذوالحجہ

برکت کے دن، عبادت کی راتیں

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت و مشیت سے مخلوقات کے درمیان بعض کو بعض پر فضیلت و فوقیت عطا فرمائی ہے، مثلاً جمعہ کے دن کو ہفتے کے باقی دنوں پر، عرفہ کے دن کو سال کے دیگر ایام پر، لیلۃ القدر کو دوسری تمام راتوں پر فضیلت دی ہے اور سال کے بارہ مہینوں میں رمضان کو افضل ترین مہینہ قرار دیا ہے۔ علماء کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن افضل ہیں یا رمضان شریف کے آخری دس دن؟ کچھ علماء نے عشرۂ ذوالحجہ کو افضل مانا اور کچھ اہل علم نے رمضان شریف کے آخری عشرے کو افضل بتایا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا اور یہی مختار مذہب بھی ہے کہ عشرۂ ذوالحجہ کے دن رمضان کے آخری دنوں سے افضل ہیں، کیوں کہ انہی دنوں میں یوم عرفہ ہے اور رمضان کے آخری عشرے کی راتیں ذوالحجہ کے ابتدائی عشرے سے افضل ہیں، کیوں کہ انہی راتوں میں شب قدر ہے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ)

ماہ ذوالحجہ کی خصوصیت:

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ”ذوالحجہ کے مہینے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک عجیب خصوصیت اور فضیلت بخشی ہے؛ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ فضیلت کا یہ سلسلہ رمضان المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عبادتوں کے درمیان عجیب وغریب ترتیب رکھی ہے کہ سب سے پہلے رمضان آیا اور اس میں روزے فرض فرما دیئے، پھر رمضان المبارک ختم ہونے پر فوراً اگلے دن سے حج کی عبادت کی تمہید شروع ہوگئی؛ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کے تین مہینے ہیں شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ اگرچہ حج کے مخصوص ارکان تو ذوالحجہ ہی میں ادا ہوتے ہیں؛ لیکن حج کے لئے احرام باندھنا شوال سے جائز اور مستحب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص حج کو جانا چاہے تو اس کے لئے شوال کی پہلی تاریخ سے حج کا احرام باندھ کر نکلنا جائز ہے، اس تاریخ سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ پہلے زمانے میں حج پر جانے کے لئے کافی وقت لگتا تھا اور بعض اوقات دو، دو، تین تین مہینے وہاں پہنچنے میں لگ جاتے تھے۔ اس لئے شوال کا مہینہ آتے ہی لوگ سفر کی تیاری شروع کر دیتے تھے۔ گویا کہ روزے کی عبادت ختم ہوتے ہی حج کی عبادت شروع ہوگئی اور حج کی عبادت ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں انجام پاتی ہے اس لئے کہ حج کا سب سے بڑا رکن ”وقوفِ عرفہ“ ہے ۹رذوالحجہ کو انجام پا جاتا ہے۔ ان دس ایام کی اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہوگی کہ وہ عبادتیں جو سال بھر کے دوسرے ایام میں انجام نہیں دی جاسکتیں، ان کی انجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسی زمانے کو منتخب فرمایا ہے۔ حج ایک ایسی عبادت ہے جو اِن ایام کے علاوہ دوسرے ایام میں انجام نہیں دی جاسکتی۔ دوسری عبادتوں کا یہ حال ہے کہ انسان فرائض کے علاوہ جب چاہے نفلی عبادت کر سکتا ہے۔ مثلاً نماز پانچ وقت کی فرض ہے؛ لیکن ان کے علاوہ جب چاہے نفلی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ رمضان میں روزہ فرض ہے؛ لیکن نفلی روزہ جب چاہیں رکھیں۔ زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ فرض ہے؛ لیکن نفلی صدقہ جب چاہے ادا کریں۔ ان سے ہٹ کر دو عبادتیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر فرما دیا ہے۔ ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں اگر ان عبادتوں کو کیا جائے گا تو وہ عبادت ہی نہیں شمار ہوگی۔ ان میں سے ایک عبادت حج ہے، حج کے ارکان مثلاً عرفات میں جا کر ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، جمرات کی رمی کرنا وغیرہ یہ وہ اعمال ہیں کہ اگر انہی ایام میں انجام دیے جائیں تو عبادت ہے اور ان کے علاوہ دوسرے دنوں میں اگر کوئی شخص عرفات میں دس دن ٹھہرے تو یہ کوئی عبادت نہیں، سال کے بارہ مہینے منیٰ میں کھڑے رہنا کوئی عبادت نہیں، اسی طرح سال کے دوسرے ایام میں کوئی شخص جا کر جمرات پر کنکریاں مار دے تو یہ کوئی عبادت نہیں۔ غرض حج

جیسی اہم عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسی مہینے کومقرر فرمادیا کہ اگر بیت اللہ کا حج ان ایام میں انجام دوگے تو عبادت ہوگی اوراس پر ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ دوسری عبادت قربانی ہے، قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذوالحجہ کے تین دن یعنی دس گیارہ اور بارہ تاریخ مقرر فرمادی ہے۔ ان ایام کے علاوہ اگر کوئی شخص قربانی کی عبادت کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص صدقہ کرنا چاہے تو بکرا ذبح کرکے اس کا گوشت صدقہ کرسکتا ہے؛ مگر یہ قربانی کی عبادت ان تین دنوں کے سوا کسی اور دن میں انجام نہیں پاسکتی؛ لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانے کو یہ امتیاز بخشا ہے۔ اسی وجہ سے علماء کرام نے احادیث کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے ایام ذوالحجہ کے ابتدائی ایام ہیں، ان میں عبادتوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان ایام میں اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔‘‘

(ملخص از اصلاحی خطبات، ج:2، ص:122)

حضرت کعبؓ راوی ہیں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے وقت کو منتخب فرمایا، اس طرح پسندیدہ ترین اوقات چار محترم مہینے ہیں اور ان میں بھی سب سے زیادہ پسندیدہ ماہ ذوالحجہ ہے اور اس ماہ میں بھی سب سے بڑھ کر پسندیدہ اس کے ابتدائی دس روز ہیں۔ (لطائف المعارف)

عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل:

ذوالحجہ کے ابتدائی دس ایام کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان دنوں کی قسم کھائی ہے اور اللہ تعالیٰ معمولی چیزوں کی قسم نہیں کھاتے؛ بل کہ مہتم بالشان چیزوں کی قسم کھاتے ہیں، چناں چہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔‘‘ (سورۂ فجر)

امام ابن کثیرؒ نے فرمایا: دس راتوں سے مراد عشرۂ ذوالحجہ ہے۔ اسی طرح فرمان الٰہی ہے: ’’اور یہ کہ وہ چند معلوم ومعروف دنوں میں اللہ کو یاد کیا کریں (سورۂ حج) امام ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ کے قول کے مطابق اس سے مراد عشرۂ ذوالحجہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ’’ولیال عشر‘‘ کے ذیل میں فرماتے ہیں، یہ دس راتیں وہی ہیں جن کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں ذکر ہے ’’اتممناھابعشر‘‘ (اعراف)؛ کیوں کہ یہی دس راتیں سال کے تمام ایام میں افضل ہیں، امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ حدیث سے ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کا تمام دنوں میں افضل ہونا معلوم ہوا نیز یہ بھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی یہی دس راتیں ذوالحجہ کی مقرر کی گئی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں اِن (ذوالحجہ کے) دس دنوں کے نیک عمل سے زیادہ محبوب ہو اور پسندیدہ ہو‘‘، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؛ مگر وہ شخص جو جان اور مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلے، پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آئے۔‘‘ (سب اللہ کے راستے میں قربان کردے، اور شہید ہوجائے یہ ان دنوں کے نیک عمل سے بھی بڑھ کر ہے)۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کے یہاں (ذوالحجہ کے) دس دنوں کی عبادت سے بڑھ کر عظیم اور محبوب تر کوئی عبادت نہیں، لہٰذا ان میں ’’لاالہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمدللہ‘‘ کثرت سے پڑھا کرو۔ (احمد، بیہقی)

ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت یہ بھی ہے کہ ان ایام میں ہر قسم کی عبادات جمع ہو جاتی ہیں، ان دنوں میں کلمۂ شہادت کے اقرار، تجدید ایمان اور کلمہ کے تقاضوں کی تکمیل کا بھرپور موقع ہے، ان دنوں میں صلاۃ پنج گانہ اور دیگر نفل نمازیں بھی ہیں، ان دنوں میں صدقہ وزکوۃ کی ادائیگی کا موقع بھی ہے، ان دنوں میں روزے کی عبادت بھی ادا کی جاسکتی ہے، یہ دن حج وقربانی کے دن تو ہیں ہی، البتہ حج وقربانی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ صرف انہیں دنوں میں ادا کئے جاسکتے ہیں دیگر ایام میں نہیں، ذکر ودعا اور تلبیہ پکارنے کے بھی یہ ایام ہیں۔ ہر قسم کی عبادت کا ان دنوں میں اکٹھا ہوجانا یہ وہ شرف واعزاز ہے جو ان دس دنوں کے ساتھ مخصوص ہے، اس اعزاز میں اس کا کوئی اور شریک نہیں۔

ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت یہ ہے کہ یہی وہ ایام ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی تکمیل کی ہے۔ تکمیل دین وہ گراں قدر عطیہ ہے جس سے اہل دین کی تکمیل ہوتی ہے، ان کے اعمال وکردار اور اجر وثواب کی تکمیل ہوتی ہے، حیات کاملہ نصیب ہوتی ہے، اطاعت و فرماں برداری میں لذت ملتی ہے، گناہوں سے حفاظت ہوتی ہے، مخلوقات کی محبت ملتی ہے، ایمان

اور اہل ایمان کو طاقت وقوت ملتی ہے، نفاق اور اہل نفاق ذلت وپستی میں گر جاتے ہیں، تکمیل دین سے نفس امارہ پر، شیطان لعین پر اور ناروا خواہشات پر غلبہ نصیب ہوتا ہے، اللہ کی عبادت میں نفس پرسکون ہوتا ہے، قرآن مجید کے اندر تکمیل دین کا اعلان بھی اسی عشرہ میں ہوا ہے، جس کی بنا پر یہودی ہم سے حسد کا شکار ہوگئے، ایک بار ایک یہودی عالم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی کتاب قرآن مجید میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم یوم نزول کو عید بنالیتے، وہ آیت ہے: آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا، اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔ (المائدہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کب اور کہاں نازل ہوئی ہے؟ جمعہ کے دن میدان عرفات میں نازل ہوئی ہے۔

ان دس بابرکت دنوں کے مستحب اعمال:

۱:... حج اور عمرہ کی ادائیگی: یہ دونوں سب سے افضل عمل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”پے در پے عمرہ کرنا دو عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا صلہ جنت ہی ہے۔“ (جنت کے سوا کچھ بھی نہیں)۔ (متفق علیہ)

۲:... پورے دنوں کے روزے رکھنا یا اتنے رکھنا جتنے کہ رکھ سکیں (عید اور ایام تشریق کے علاوہ) امام نوویؒ نے بیان فرمایا کہ روزہ رکھنا نہایت درجہ مستحب عمل ہے۔ (شرح مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزے کے متعلق دریافت کئے جانے پر فرمایا: ”گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔“ (صحیح مسلم)

۳:... کثرت سے عمل صالح انجام دینا جیسے نفلی عبادتیں، روزہ، خیرات، تلاوت اور صلہ رحمی وغیرہ۔

۴:... زیادہ سے زیادہ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللّٰہ اکبر کہتے رہنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ اللہ کی پاکی، بڑائی، حمد و ثناء بیان کرو اور اس کی بندگی وعبودیت کا اظہار کرو۔“ (مسند احمد)

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایام حج میں منیٰ کے اندر اپنے خیمے میں بلند آواز سے تکبیر پڑھا کرتے تھے اور اس طرح مسجد میں موجود لوگ اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے ان کی آواز سن کر پڑھا کرتے تھے پھر پورا منیٰ ان آوازوں سے گونج اٹھتا تھا۔ (امام بخاریؒ نے اس حدیث کو معلق روایت کیا ہے)۔

۵:... قربانی کی تیاری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور جس کسی نے بھی قربانی کرنے کی نیت کی ہو تو پھر اسے اپنے بال کتروانے اور ناخن تراشنے سے رکے رہنا چاہئے۔ (مسلم شریف)

خلاصۂ کلام:

ہم سب کی حتی الامکان کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہمارا زیادہ سے زیادہ وقت طاعت و عبادت میں صرف ہو، ہم اپنے شب وروز مالک الملک کو منانے اور روٹھے رب کو راضی کرنے کی کوشش میں گزاریں، معاصی اور گناہوں سے کلی اجتناب کی فکر کریں بالخصوص آنکھ اور زبان کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں اور اس بات کو بھی ذہن نشین کرلیں کہ بابرکت ساعتوں میں جس طرح نیکیوں کا اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح ان میں گناہوں کا وبال بھی دوگنا ہو جاتا ہے۔ اگر ہم نے کما حقہ اس جانب توجہ کی تو ذات باری تعالیٰ سے امید ہے کہ ذوالحجہ کے یہ بابرکت ایام ہمارے لئے خوش بختی کا پیغام ہوں گے اور ہم دائمی سعادتوں سے بہرہ مند ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو اس کی رضا وخوشنودی کا سبب ہوں اور ہمارے اعمال صالحہ کو شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

بھارت، مذہبی منافرت کی سیاست

ڈاکٹر رمیش کمار وانکوانی

بھارتی حکمراں جماعت بی جے پی کے اعلیٰ عہدے داران کی جانب سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ بیانات نے مذہبی ہم آہنگی اور ہر مذہب کا احترام کرنے والوں کو شدید کرب وتکلیف کی کیفیت میں مبتلا کردیا ہے، سفارتی سطح پر بھارت کو مشرق وسطیٰ کے بہت قریب سمجھا جاتا ہے، تاہم آج پاکستان، سعودی عرب، یو اے ای، عراق، ایران، ترکی، مصر، انڈونیشیا، قطر سمیت دیگر مسلمان اکثریتی ممالک بھارت سرکار کے خلاف سراپا احتجاج ہیں، مڈل ایسٹ کے ممالک میں بھارتی تارکین وطن کے خلاف مقامی مہم اتنا زور پکڑ رہی ہے کہ میری معلومات کے مطابق وہاں مقیم کچھ بھارتی شہری اپنی شناخت چھپانے کے لئے اپنے آپ کو پاکستانی ظاہر کر رہے ہیں، وہی متحدہ عرب امارات جہاں بھارتی وزیراعظم نریندرا مودی کو اعلیٰ ایوارڈ سے نوازا گیا تھا اور مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کے لئے ایک مندر بھی تعمیر کیا گیا تھا، عوام کی جانب سے اماراتی حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ بھارتی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، اسی طرح سعودی عرب سمیت دیگر خلیجی ممالک میں بسنے والے بھارتی تارکین وطن حکمراں بھارتی جماعت کی قابلِ مذمت پالیسیوں کی وجہ سے شدید تشویش اور تحفظات کا شکار ہیں، مسلمان ممالک میں تعینات بھارتی سفیر اور سفارتی عملہ عوامی تقریبات میں شرکت سے گریز کررہے ہیں۔ بھارت کی موجودہ قیادت نے تعصب اور تنگدلی کے نفرت انگیز ایجنڈے کو پروان چڑھا کر نہ صرف سیکولر انڈیا کا لبادہ تار تار کردیا ہے بلکہ اقلیتی مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کو لگام دینے میں بھی ناکام ثابت ہوئی ہے۔

بھارت کی موجودہ قیادت نے تعصب اور تنگدلی کے نفرت انگیز ایجنڈے کو پروان چڑھا کر نہ صرف سیکولر انڈیا کا لبادہ تار تار کردیا ہے بلکہ اقلیتی مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کو لگام دینے میں بھی ناکام ثابت ہوئی ہے

پاکستان میں بسنے والی محبّ وطن ہندو برادری اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین مانتی ہے اور سمجھتی ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ تعلیمات تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اس وقت میرے ذہن میں کے سوامی سمیت ہندو دھرم کے ماننے والوں کے بہت سے ایسے نام آرہے ہیں جنھوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا، اردو زبان کی مشہور نعت ''شاہِ مدینہ، یثرب کے والی، سارے نبی تیرے در کے سوالی'' آج بھی مقبولیت کے لحاظ سے نمبر ون ہے، یہ نعت ایک ہندو پروڈیوسر جے سی آنند کی طرف سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نذرانۂ عقیدت ہے، اسی طرح سیرت النبی کے موضوع پر ہندو مصنف سوامی لکشمن پرشاد کی کتاب ''عرب کا چاند'' اردو ادب میں ایک شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔ ہندو دھرم دنیا کے دیگر تمام مذاہب کی طرح ایک امن پسند مذہب ہے اور برداشت، رواداری اور تحمل کا درس دیتے ہوئے باقی تمام مذاہب کا احترام سکھاتا ہے، ہندوتوا کوئی مذہب یا مذہبی تعلیمات نہیں بلکہ برطانوی ہندوستان کے زمانے میں ہٹلر کے نازی جرمنی سے متاثر ہوکر چند شدت پسندوں نے یہ نفرت انگیز تصور متعارف کرایا تھا، مذہب کی آڑ میں نفرتوں کا پرچار کرنے والے یہ مٹھی بھر عناصر دنیا کے ہر معاشرے میں موجود ہیں، تاہم بھارت

میں سرکاری سرپرستی میں انتہا پسند عناصر ہندوتوا کے فروغ میں اتنا آگے بڑھ چکے ہیں کہ بھارت کے اندر اور باہر بسنے والے ہندو خود بہت زیادہ خائف ہیں۔ دنیا کے امن پسند حلقے اس قسم کی شدت پسندی کے خلاف ایک ہیں تو پھر بھارت کی حکمراں جماعت کب تک مذہبی منافرت کو فروغ دیتی رہے گی؟ میرا اس حوالے سے بھارتی قیادت کو پیغام ہے کہ آپ اپنی شدت پسندانہ سوچ کو مذہبی رنگ دے کر شدت پسند عناصر کی مدد سے قومی سطح پر نافذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ آپ کی سیاست کے ساتھ ساتھ انڈیا کی سیکولر ساکھ کو بھی لے ڈوبے گی، حالیہ واقعے نے دنیا بھر میں بھارت کے خلاف منفی ردعمل کو جنم دیا ہے، عالمی سطح پر بھارتی مصنوعات کا بائیکاٹ اور خلیجی ممالک سے بھارتی تارکین وطن کی بے دخلی آپ کی معیشت کو تباہ کر سکتی ہے۔ میرے خیال میں دنیا کے تمام مذاہب قابل احترام ہیں اور مذہبی منافرت کو پروان چڑھانے والی ہر قسم کی بیان بازی کی روک تھام ضروری ہے، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ناقابل قبول ہے اور ذمہ داران کو کڑی سزا دی جائے، تاہم کسی ایک فرد کی مذموم حرکت کو جواز بناتے ہوئے پوری کمیونٹی کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ امید ہے مودی سرکار اپنے عہدیداران کی گستاخانہ گفتگو کے خلاف سخت ایکشن لے گی اور آئندہ کسی بھی قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے موثر پالیسی مرتب کرے گی۔ موجودہ حالات کے تناظر میں عالمی برادری بالخصوص اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ مذہبی شدت پسندی کے رجحان کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات اٹھائے، اس حوالے سے عالمی سطح پر ایسی پالیسیاں اور قوانین متعارف کرانے کی ضرورت ہے جن کے تحت اس طرح کی مذموم حرکت کرنے والے عناصر کو قانون کے شکنجے میں جکڑا جائے اور دوسروں کے لئے عبرت کی مثال بنایا جائے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۹؍جون ۲۰۲۲ء)

قرآن وحدیث اور ختم نبوت نصاب تعلیم میں شامل کئے جائیں: بلوچستان اسمبلی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی نے قرآن وحدیث اور سیرت نبوی کی روشنی میں ختم نبوت کے عنوان سے نصاب تعلیم میں مضامین شامل کئے جانے سے متعلق قرارداد منظور کی۔ بلوچستان اسمبلی کا اجلاس ہفتہ کو پونے دو گھنٹے کی تاخیر سے ڈپٹی اسپیکر سردار بابر خان موسیٰ خیل کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے عبدالواحد صدیقی نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں بحیثیت مسلمان اللہ رب العالمین کو وحدہ لاشریک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں، چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کا حصہ اور اس کا دفاع ہمارا ایمانی فریضہ ہے اور آئین پاکستان نے بھی اس کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے، اس لئے نسل نو کو ختم نبوت کی اہمیت سے باخبر رکھنے کے لئے یہ ہمارے نصاب تعلیم کا حصہ ہونا چاہئے، یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ قرآن وحدیث اور سیرت کی روشنی میں ختم نبوت کے عنوان سے نصاب تعلیم میں مضامین شامل کئے جائیں، قرارداد کی موزونیت پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر ہمارا پختہ ایمان ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا پختہ ایمان ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں، ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول دنیا میں نہیں آئے گا، قرآن و حدیث کی روشنی میں جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ مسلمان ہی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کو نصاب میں شامل کیا جائے یہ ہمارا ایمانی فریضہ بھی ہے، قائد حزبِ اختلاف ملک سکندر خان ایڈووکیٹ نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت پوری دنیا میں لاثانی ہے، انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن قوتیں اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف سازشیں کر رہی ہیں جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا، انہوں نے کہا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت سے نئی نسل کو روشناس کرانے کے لئے نصاب کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے تاکہ نوجوان نسل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کر کے اچھے انسان اور اچھے مسلمان ثابت ہوں۔ جے یو آئی کے مولوی نور اللہ نے کہا کہ ختم نبوت سے ہمارا ایمان وابستہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور سول نہیں آئے گا، انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو نصاب کا حصہ بنایا جائے، جے یو آئی کے سیّد عزیز اللہ آغا نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات ہیں، انہوں نے کہا یہ قرارداد بہت پہلے آنی چاہئے تھی ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ حکومت اور ریاست یہ قرارداد دلاتے.... (روزنامہ جنگ کوئٹہ، ۵؍جون ۲۰۲۲ء)

بھارتی گستاخوں کی ہرزہ سرائی پر

احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں

گستاخیٔ رسالت مآب دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے

کراچی (پ ر) بھارتی حکمران جماعت بی جے پی کی ترجمان کی جانب سے نبی مکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کے خلاف پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج ہے۔ گستاخیٔ رسالت مآب دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات میں تمام مذاہب کی مقدس شخصیات کے احترام کا درس دیا ہے۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی مذموم کوشش ناقابل برداشت ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر کیچڑ اچھالنا دنیا کے امن کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہندوستانی مصنوعات کا بائیکاٹ، بھارتی سفیر کو بلا کر احتجاج اور گستاخوں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا جائے۔ مساجد کے ائمہ وخطبا آج جمعہ کے اجتماعات میں مذمتی قراردادیں منظور کرائیں گے اور مساجد کے باہر احتجاجی ریلیاں نکالی جائیں گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، امیر مجلس کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا اور دیگر نے جمعہ کو یوم تحفظ ناموس رسالت منانے کا اعلان کرتے ہوئے کیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ آج (بروز جمعہ) تین بجے نمائش چورنگی پر پُرامن احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے علاوہ مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کی قیادت شرکت کرے گی۔ ائمہ مساجد سے اپیل ہے کہ جمعہ کے خطبات میں توہین رسالت کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کرائیں، نیز عوام الناس سے اپیل ہے کہ اس احتجاجی مظاہرہ میں اپنے آقا ومولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی خاطر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔ مختلف علاقوں سے احتجاجی ریلیاں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن پہنچیں گی اور وہاں سے نمائش چورنگی پر آکر پُرامن احتجاجی مظاہرے میں شرکت کریں گی۔

کراچی بھر میں یوم تحفظ ناموس رسالت احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کی اپیل پر ملک بھر کے دیگر شہروں کی طرح کراچی میں بھی ۱۰/جون ۲۰۲۲ء بروز جمعۃ المبارک کو یومِ تحفظ ناموس رسالت منایا گیا۔ ائمہ کرام وخطباء حضرات نے نماز جمعہ کے اجتماعات میں بھارتی گستاخوں کی طرف سے شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخانہ کلمات اور ہرزہ سرائی کی شدید مذمت کی۔ بعد نماز جمعہ احتجاجی مظاہرے بھی کئے گئے اور قراردادیں منظور کی گئیں جس میں بی جے پی کی بھارتی سرکار سے

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

مطالبہ کیا گیا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کی مرتکب ملعونہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اوراسے سخت سزادی جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں نے اس دلخراش واقعہ پر بھرپور احتجاجی مظاہرے اور مذمتی ریلیاں نکالنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ بعدنماز جمعہ جامع مسجد بنوری ٹاؤن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، جمعیت کے رہنما مولانا عبدالکریم عابد، مولانا محمد غیاث، مفتی شکور احمد کی قیادت میں عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس میں مولانا محمد رضوان قاسمی، حافظ سیّد عرفان شاہ، محمد کلیم اللہ نعمان و دیگر کارکنانِ ختم نبوت اور جمعیت کے کارکنوں و عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی۔ یہ ریلی ”ختم نبوت زندہ باد“ اور احتجاجی نعرے لگاتی ہوئی نمائش چورنگی پہنچی جہاں لیاری ٹاؤن، کورنگی، ضلع شرقی وجنوبی سے علماء کرام کی قیادت میں سینکڑوں عاشقان رسول کے قافلے اس احتجاج میں آ کر شریک ہوگئے۔

اس پُرامن اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد عادل غنی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ بھارتی سفیر کوفوری طور پر ملک بدر کیا جائے۔ مولانا مفتی شکور احمد نے کہا کہ مسلمان اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں، غازی علم الدین شہید اور غازی عامر چیمہ شہید و دیگر شہدأ کی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا نورالحق نے کہا کہ ہم سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی اولاد ہیں، تحفظ ناموس رسالت کے لئے جان دینا جانتے ہیں۔ مولانا عبدالکریم عابد اور مولانا محمد غیاث نے اپنے بیان میں بھارت کے مسلمانوں کے احتجاج پر ان کی گرفتاریوں اور گھر بلڈوز کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا محمد زاہد و دیگر علماء کرام نے مودی حکومت کی ترجمان کی جانب سے کی گئی گستاخی پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پوری انسانیت کے لئے رحمت ہے، کسی مہذب معاشرے میں ایسی شخصیت کے بارے میں گستاخانہ کلمات ناقابل برداشت ہیں۔ ایسے انتہاپسندوں کا راستہ روکنا ہوگا۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے اپنے خطاب میں کہا کہ او آئی سی اس اہم معاملہ پر فوری اجلاس بلائے اور سخت احتجاج ریکارڈ کرائے۔

حلقہ شیر شاہ میں بھی احتجاجی مظاہرہ کا اہتمام کیا گیا تھا، چنانچہ بعد نماز جمعۃ المبارک جمعیت علماء اسلام کے رہنما قاری محمد عثمان، مولانا حامد، مولانا عظیم اللہ، مولانا فاروق ودیگر علماء کرام کی قیادت میں عاشقان مصطفیٰ کا قافلہ شیر شاہ چوک پہنچا۔ یہاں رہنماؤں نے حاضرین سے خطاب کیا اور اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا۔ اس موقع پر بیان کرتے ہوئے قاری محمد عثمان نے کہا کہ عرب ریاستوں کی طرح پاکستان کے مسلمان بھی بھارتی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، جب تک بھارتی حکومت ان گستاخوں کو سخت سزا نہیں دیتی یہ بائیکاٹ جاری رکھا جائے۔

اسی طرح داؤد چورنگی ضلع ملیر پر بھی احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ کارکنانِ ختم نبوت کے قافلے پیپری، گلشن حدید، شاہ لطیف ٹاؤن سے مولانا احسان اللہ ٹکروی، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی قیادت میں داؤد چورنگی پہنچے، جہاں مرکزی مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اجمل شاہ شیرازی و دیگر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور توہین پر پوری مسلم دنیا سراپا احتجاج ہے۔ مسلمانوں کے دل رنجیدہ ہیں۔ ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کا عہد کرتے ہیں اور ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں کہا کہ دشمن وقفے وقفے سے گستاخانہ منصوبوں کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان کا امتحان لیتا ہے۔ یہود ونصاریٰ ہوں یا ہندو قادیانی، یہ مسلمانوں سے اپنے نبی ورسول کا تعلق ختم کرنا چاہتے ہیں۔ شاید یہ نہیں جانتے کہ ہر مسلمان کے لئے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اپنی جان، ماں باپ، آل واولاد، مال ومتاع ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عظمت ومحبوبیت دی گئی ہے پوری کائنات میں یہ بلند رتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کو نصیب ہوا اور نہ ہوگا۔ انہوں نے حاضرین سے اپیل کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنے تمام اختلافات پس پشت ڈال کر ایک ہوجائیں، متحد ہوجائیں، ہمارا ایک مشترکہ پیغام، مشترکہ احتجاج دشمنوں تک جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔

(مولانا محمد کلیم اللہ نعمان)

بھکر، لیہ، کوٹ ادو اور دیگر شہروں میں احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں

بھارتی حکومتی پارٹی بی جے پی کی ترجمان ملعونہ نوپور شرما کی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دریدہ دہنی کے خلاف دنیا بھر کی طرح بھکر، لیہ، کوٹ ادو کے مختلف شہروں میں جمعرات جمعہ ۹، ۱۰ر جون ۲۰۲۲ء کو ریلیاں اور مظاہرے کئے گئے۔

بھکر شہر میں نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد عمر فاروق سے چوک تک پیدل مارچ کیا، شرکاء نے بھارتی گستاخوں کے خلاف شدید نعرہ بازی کی بینر، پلے کارڈ اٹھائے مظاہرہ کیا، آخر میں مولانا صفی اللہ جنرل سیکرٹری اور مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ علامہ اصغر نورانی جمعیت علمائے پاکستان کے خطابات ہوئے۔

دریا خان: نماز جمعہ کے بعد تمام جماعتوں کا مشترکہ ہاشمی چوک پر احتجاجی مظاہرہ ہوا، علمائے کرام کے خطابات ہوئے۔

پنج گرائیں: نماز جمعہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علمائے اسلام کا مشترکہ احتجاجی مظاہرہ ہوا جس سے جے یو آئی کے صوبائی امیدوار مولانا عبدالرؤف کا خطاب ہوا۔

میبل: جمعرات کو تمام سیاسی مذہبی جماعتوں کا مشترکہ احتجاجی مظاہرہ ہوا۔

جنڈانوالہ: بعد نماز عصر جنڈانوالہ شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔

علمائے کرام و انجمن تاجران کا مشترکہ احتجاج: مولانا محمد یوسف امیر جے یو آئی بھکر، مفتی عامر شفیق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ و دیگر علماء و تاجران کے خطابات ہوئے۔

جہانخان: جہانخان چک نمبر ۵۲ میں بعد نماز جمعہ احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

منکیرہ: بروز جمعہ صبح ساڑھے سات بجے اقبال گیٹ منکیرہ میں تمام مکاتب فکر کا مشترکہ احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مولانا عبدالماجد حیدری مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا موسیٰ طاہر کے خطابات ہوئے، جبکہ لیہ شہر میں بعد نماز عصر جامع مسجد کرنال سے مظاہرہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں قاری رمضان مقامی امیر جے یو آئی اور قاری احسان اللہ فاروقی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و دیگر علمائے کرام کے خطابات ہوئے، اسی طرح کروڑ لعل عیسن میں بھی جمعہ کے بعد بھرپور احتجاج ہوا، جبکہ فتح پور میں جمعرات کو ۱۰ بجے آل پارٹیز احتجاجی مظاہرہ ہوا، جس میں قاری محمد ایوب طاہر امیر جے یو آئی سٹی فتح پور کے علاوہ انجمن تاجران و دیگر مکاتب فکر کے علمائے کرام نے اظہار خیال کیا، اسی طرح کوٹ ادو شہر اور سنانواں شہر میں بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے جس میں قاری حماد مدنی امیر جے یو آئی کوٹ ادو و دیگر کے خطابات ہوئے اور چوک سرور شہید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جے یو آئی کا مشترکہ احتجاجی جلسہ منعقد ہوا، مفتی عزیز الرحمٰن و دیگر کے خطابات ہوئے۔ (مولانا محمد ساجد مبلغ ختم نبوت، بھکر)

چوک اڈا کراؤن کا نیا نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ رکھ دیا گیا

لاہور (پ ر) لاہور کے مشہور چوک اڈا کراؤن بس (نزد موچی گیٹ) کا نام تبدیل کر کے نیا نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ رکھ دیا گیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں اہل علاقہ، علماء اور تاجران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں افتتاحی تقریب سے قبل بی جے پی رہنما کی گستاخانہ گفتگو کے خلاف احتجاجی ریلی بھی نکالی گئی، افتتاحی تقریب میں ڈپٹی جنرل سیکریٹری جے یو آئی مولانا امجد خان، مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور مفتی محمد حسن، جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفار روپڑی، جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما سردار محمد خان لغاری، رابطہ سیکریٹری متحدہ علماء کونسل پاکستان مولانا ڈاکٹر ملک محمد سلیم، صدر انجمن تاجران رحمٰن گل، شیخ محمد یونس نے خصوصی شرکت کی۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علماء نے بی جے پی رہنما کی جانب سے گستاخانہ بیان کی شدید مذمت کی اور ذمہ داروں کے خلاف بھارتی حکومت سے کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ علماء نے کہا کہ توہین آمیز بیانات سے دنیا بھر کے اربوں مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔

مسلم ممالک متحد ہوکر انڈیا کا سفارتی و تجارتی بائیکاٹ کریں

لاہور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک بھر میں یوم تحفظ ناموس رسالت منایا گیا، اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، ملتان، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان سمیت ملک کے بڑے، چھوٹے شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور ریلیاں نکالی گئیں۔ ملک بھر کے علماء اور مبلغین ختم نبوت نے خطبات جمعہ تحفظ ناموس رسالت کے موضوع پر خطابات کئے اور انڈیا کی ہرزہ سرائی کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کی گئیں اور مختلف مقامات پر احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور ریلیاں نکالی گئیں۔ ضلع لاہور کے مختلف علاقوں مسلم ٹاؤن، سبزہ زار، رائے ونڈ، کاہنہ، داروغہ والہ، اچھرہ، سانده، بادامی باغ، مانگا منڈی، داروغہ والہ چوک سمیت کئی علاقوں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اطلاعات ونشریات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، جنرل سیکریٹری لاہور مولانا قاری علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، مولانا سیّد عبداللہ شاہ نے انڈیا میں بی جے پی حکومتی ترجمان کے توہین آمیز ریمارکس کے خلاف جمعہ کے اجتماعات میں شدید احتجاج کیا اور مذمتی قراردادیں منظور کروائیں، علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم حکمران انڈیا کے گستاخانہ عمل کے خلاف مشترکہ آواز اٹھائیں۔ انڈین حکومت توہین رسالت کے مجرموں کو اسلامیان عالم کے جذبات مجروح کرنے سے روکے، حرمت رسول کی پاسبانی فرض ہے۔ پیغمبر اسلام کی عزت و ناموس پر حملے ناقابل برداشت ہیں۔ مسلم ممالک متحد ہوکر انڈیا کا سفارتی و تجارتی بائیکاٹ کریں۔ اقوام متحدہ انسداد توہین رسالت کے لئے مؤثر قانون سازی کرے۔ بی جے پی کے راہنماؤں نوپور شرما، نوین کمار چندال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گھٹیا الفاظ استعمال کر کے دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان پر حملہ ہے۔ او آئی سی بھارت کی اس حرکت پر اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس طلب کرے۔ توہین رسالت کے واقعات کو اگر نہ روکا گیا تو عالمی امن برقرار نہیں رہے گا۔

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹیؒ
0321-7545119
0345-7545119
کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
مس کال نہیں کال کیجئے
یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
03412325849961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119
لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد عقب سرکاری ہسپتال

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور 3 ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں مرکزی نائب سرپرست متحدہ حکماء محاذ پاکستان خُدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	بندنزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	گیس	ضعف بصر	تقطیر البول	بے اولادی	بول بستری	عرق النساء	برص	بال گرنا	تلخ جنون	ہسٹریا	استسقاء	ہیموفیلیا
نسیان	کیرا	لکنت	کولسٹرول	السر	بھگندر	سلسل البول	اسقاط	وجع المفاصل	کمردرد	رسولیاں	بال سفید ہونا	خاموش جنون	اعضاء کا سن ہونا	اماس	کمی جراثیم
مرگی	چھوٹا قد	گلھڑ	دل کا درد	دائمی قبض	درد گردہ	بواسیر	اولاد نرینہ	تحجر المفاصل	تشنج و کزاز	پسینے کی زیادتی	کمی خون	اعصابی کمزوری	فالج	پس سیل	عنانت
رعشہ	مونہہ سے بدبو	دمہ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	سوزاک	ٹیوبز کا بند ہونا	گینٹھیا	مہرے ہل جانا	موٹاپا	تریاق نشہ	جسمانی کمزوری	بلڈ پریشر	بچی لاغری کمزوری	ایزوسپرمیا
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	تپ دق	بھوک بند ہونا	قولنج	شوگر	اٹھرا	سوکڑا	یورک ایسڈ	الرجی	دبلا پن	سانس پھولنا	دل گھبرانا	ہیپاٹائٹس	گنگرین	سدا جوانی

کارِ نبوت کا ایک اہم شعبہ

تزکیہ و احسان

آخری قسط

حضرت مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ

علمائے دیوبند حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خانوادے کے علوم کے وارث ہوئے۔ اس جماعت حقہ نے بھی قرآن وحدیث کو ہی بنیاد بنایا اور ہمیشہ اسے اپنے سامنے رکھا۔ اسی سے علم کی شمعیں روشن کیں، اسی کی روشنی میں لوگوں کی تربیت کی اور اسی قرآن وحدیث کے زیور سے آراستہ ہوکر اصلاح وارشاد کا کام کیا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ دارالعلوم دیوبند اور اکابر دیوبند کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

''گیارہویں سے چودھویں صدی تک کا ہندوستان کا زمانہ ہے، اس موقع پر ایک بات اہل نظر کو صاف نظر آئے گی کہ دینی قطبیت کا مرکز دوسرے اسلامی ملکوں سے ہندوستان کو منتقل ہوگیا، چنانچہ دینی و مذہبی علوم وفنون ، حدیث وتفسیر کی خدمت اور ہدایت خلق اور احیائے سنن ورد بدعات کے لحاظ سے ہندوستان تمام دوسرے اسلامی ملکوں پر سبقت لے گیا۔ کیوں کہ ان صدیوں میں ہندوستان میں جو ہستیاں نمودار ہوئیں، ان کی نظیر دوسرے ملکوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً گیارہویں صدی کے آغاز میں حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (متوفی:۱۰۳۴ھ) اور بارہویں صدی کے وسط میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی:۱۱۷۶ھ) اور تیرھویں صدی کے وسط میں مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلویؒ اور مولانا سید احمد بریلوی شہیدؒ (شہادت:۱۲۴۶ھ)۔'' (مقدمہ تجدید دین کامل مولانا سید سلیمان ندویؒ، ص:۳۰)

حضرت سید احمد شہیدؒ کے بعد انہی کے متوسلین میں ایک ایسی شخصیت نمایاں ہوئی جو عشق ومعرفت، زہد وتقویٰ، اخلاص وایمان، فہم وفراست، علم وعمل اور حال وقال میں اپنے اسلاف کی صحیح جانشین تھی اور جسے قدرت نے اس دور میں امت اسلامیہ کی اصلاح وتربیت کا مرکز ومحور بنایا تھا۔ یہ قطب العالم شیخ العرب والعجم مولانا شاہ امداد اللہ مہاجر مکی (متوفی: ۱۳۱۷ھ) کی ذات گرامی تھی، جو اکابر دیوبند کی مرشد و مربی اور ہندوستان میں تحریک دعوت وعزیمت اور تحفظ دین کی مؤسس وبانی تھی۔ ''دار العلوم دیوبند'' حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کے سوز دروں کا مظہر اور ان کی سحر گاہی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔''

تجدید و احیائے دین کی جو تحریک گیارہویں صدی سے ہندوستان منتقل ہوئی تھی، اور اپنے اپنے دور میں مجدد الف ثانیؒ، محدث دہلویؒ اور شہیدِ بالاکوٹ جس امانت کے حامل تھے، دارالعلوم اس وراثت وامانت کا حامل تھا، لوگ ''مدرسہ عربی دیوبند'' کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں، کوئی اسے علوم اسلامیہ کی یونیورسٹی سمجھتا ہے، کوئی جہاد حریت کے مجاہدین کی تربیت گاہ اسے قرار دیتا ہے، کوئی اسے دعوت وعزیمت اور سلوک وتصوف کا مرکز سمجھتا ہے، لیکن میں حضرت حاجی صاحبؒ کے لفظوں میں اسے ''بقائے اسلام اور تحفظ دین کا ذریعہ'' سمجھتا ہوں۔

دوسرے لفظوں میں آپ چاہیں تو کہہ سکتے ہیں، مجددین اُمت کا جو سلسلہ چلا آرہا تھا دارالعلوم دیوبند...... اپنے دور کے لئے...... مجددین امت کی تربیت گاہ تھی، یہیں سے مجدد اسلام حکیم الامت تھانویؒ نکلے، اسی سے دعوت وتبلیغ کی تجدیدی تحریک ابھری، جس کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں، یہیں سے تحریک حریت کے داعی تیار ہوئے، یہیں سے فرق باطلہ کا توڑ کیا گیا، یہیں سے محدثین، مفسرین، فقہاء اور متکلمین کی کھیپ تیار ہوئی۔ مختصر یہ کہ دارالعلوم دیوبند نے نہ صرف یہ کہ نابغہ شخصیتیں تیار کیں بلکہ اسلام کی ہمہ پہلو تجدید واحیاء کیلئے عظیم الشان اداروں کو جنم دیا۔ اس لئے دار العلوم کو اگر تجدید واحیائے دین کی یونیورسٹی کا نام دیا جائے تو شاید یہ اس کی

خدمات کا صحیح عنوان ہوگا۔‘‘

(تحفۂ قادیانیت،جلد اول،ص ۱۱۷تا۱۲۰)

دار العلوم دیوبند کی یونیورسٹی سے جو افراد تیار ہوئے ان عظیم افراد نے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانا، ان کی اصلاح کرنا، ان کو متبع سنت بنانا اور ان کے اخلاق کا تزکیہ کرنا اپنا مقصدِ زندگی بنا لیا تھا۔ یہ حضرات مرجع خلائق تھے، معلومات کا خزانہ اور مکارمِ اخلاق کا نمونہ تھے، زہد وتقویٰ کا پیکر تھے، یہ وہ عظیم ہستیاں تھیں جن کے وجودِ مسعود سے علم وعلماء کا وقار قائم تھا، جن کی انفاسِ قدسیہ سے ارشاد وتلقین کی شمعیں روشن اور اصلاح وتربیت کی محفلیں آباد تھیں، جو شمع کی مانند خود پگھلتے رہے مگر مخلوقِ خدا پر ضوفشانی کرتے رہے، جو خود جلتے رہے مگر دوسروں کو جلا بخشتے رہے، جو خود بے قرار و بے چین رہ کر دوسروں کی راحت کا سامان کرتے رہے، ان عظیم انسانوں کے سایۂ عاطفت میں بے کس ودرماندہ افراد پناہ لیتے تھے، مجروح دل ان کے انفاس سے مرہم وشفا پاتے تھے، یہ مقدس شخصیات طالبانِ رشد وہدایت کے لئے مینارۂ نور تھیں، جس کی روشنی میں سالکین کے لئے راہِ ہدایت پر گامزن ہونا آسان ہوجاتا تھا، ان کا حال وقال سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، ان شخصیتوں نے ایک عالم کے عالم کو اپنی طرف کھینچا اور بے شمار دلوں نے ان کے فیضانِ صحبت سے جلا پائی، اور ان کے وجود سے چمن اسلام سرسبز وشاداب اور سدا بہار رہا۔

ان حضرات کا ہر نقش سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن ستارا تھا، جن کی نشست و برخاست، جن کے روزمرہ کے معمولات، جن کی صورت وسیرت، جن کی وضع قطع، جن کا لباس، جن کا رہن سہن، جن کی گفتگو، غرضیکہ زندگی کے جس گوشے پر نگاہ ڈالئے اس میں سیرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک، اتباع سنت کے نقوش، پیرویٔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ جلوہ گر نظر آئے گا۔ یہ بزرگ چلتے پھرتے دین کے پیکر، زہد وتقویٰ کے نمونے، ایثار ومحبت کی تفسیریں اور خلق خدا کے لئے رشد وہدایت کے سرچشمے تھے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ علماء دیوبند نے جہاں علمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور ان کی علمی وتدریسی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں وہاں ان علماء حقہ نے اصلاح وارشاد کے میدان میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں اور ہمیشہ توحید وسنت کی دعوت دی، شرک وبدعت کا نہ صرف یہ کہ رَد کیا بلکہ ان کے ختم کرنے اور ان کے استیصال میں اہم کردار ادا کیا، ہر شخص کھلی آنکھوں مشاہدہ کرسکتا ہے جہاں جہاں علماء دیوبند اور ان سے وابستہ افراد جن میں تبلیغی احباب بھی شامل ہیں پہنچے وہاں توحید وسنت کا رواج ہوا اور شرکیہ افعال، بدعات اور رسم ورواج ختم ہوئے اور جہاں یہ علماء حق نہ پہنچ پائے وہاں کی صورت حال آج بھی یکسر مختلف ہے۔ صرف اس بنیاد پر کہ تصوف میں غلو اور شخصیت پسندی کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئیں اور بعض جگہ قبر پرستی کی نوبت آئی، حالاں کہ وہ تصوف کی اصل شکل نہیں ہے ہر شخص کو جو تصوف سے وابستہ ہو قبوری کہہ کر رد کردینا اور خصوصاً علماءِ دیوبند کو اس صف میں شامل کرنا یا تو ناواقفیت کی بناء پر ہے یا پھر عناد اور تعصب کی بنیاد پر۔

اس کے ساتھ یہ بھی پیش نظر رہے کہ تصوف جب ایک باقاعدہ فن بن گیا، اس کی اصطلاحات وجود میں آئیں اور ان اصطلاحات کی تعبیر وتشریح میں فلسفیانہ موشگافیاں ہونے لگیں تو یہ چیز خود تصوف کو سمجھنے میں آڑ بن گئی، حالاں کہ تصوف کوئی نظریہ یا فلسفہ نہیں بلکہ یہ تو عملی چیز ہے اور بقول حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ ’’جس کی ابتداء تصحیح نیت اور انتہا وہ احسان کی کیفیت ہے‘‘ جس کا تذکرہ حدیث جبرئیل میں ہے۔ تصوف کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ انسان اخلاق حمیدہ سے آراستہ ہوجائے اور اخلاقِ رذیلہ اس سے دور ہوجائیں۔

آخر میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کرکے بات ختم کرتا ہوں۔ چند دن قبل ایک عالم نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا قول سنایا کہ مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے:

’’سنت ایک نور ہے اور بدعت ظلمت و تاریکی ہے اس وقت ہر جگہ بدعات کی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جہاں تاریکی ہو لاکھ شور مچایا جائے تاریکی ہے، اندھیرا ہے تو اندھیرا اس شور مچانے سے بالکل دور نہیں ہوگا، ہاں ایک چھوٹا سا دیا بھی جلا دیا جائے تو اندھیرے میں کمی آ جائے گی، اسی طرح کتنا ہی شور مچاؤ، واویلا کرو کہ بدعات پھیلی ہوئی ہیں، ہر طرف بدعات کا راج ہے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، ہاں ان بدعات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں سنت کا چراغ جلاتے چلے جاؤ، بدعات کا اندھیرا خود بخود چھٹنا شروع ہوجائے گا۔‘‘

بس یہی بات ہے کہ علماءِ دیوبند اور تبلیغ والے دوسروں کی طرح بدعت، بدعت اور شرک کہہ کر شور نہیں مچاتے ہاں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ جہاں جائیں سنتوں کو زندہ کریں اور سنتوں کے چراغ جلاتے جائیں اور سنتوں کا اجالا پھیلا کر بدعات کے اندھیرے کو دور کرتے چلے جائیں۔☆

عیسائی پادریوں سے چند سوالات

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

قسط:۶

اب میں ان مستشرقین پادریوں سے مسیحیت کی تاریخ اور سیرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔

عیسائی پادریوں سے تیسرا سوال:

سیرت سے متعلق عیسائی پادریوں سے میرا یہ سوال ہے کہ تم بتاؤ کہ تمہارے پاس سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت سے متعلق کون سی کتاب ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر پوری زندگی کے احوال مذکور ہوں جبکہ مسلمانوں کے پاس ان کے نبی کی زندگی کے سارے احوال مستند اور معتمد حوالوں کے ساتھ بالکل محفوظ ہیں۔ اپنے نبی کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات روزِ روشن کی طرح مسلمانوں کے پاس ہیں، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلام کی وفات تک لمحہ لمحہ کا نقشہ موجود ہے، پھر نبی کی قبر مدینہ میں موجود محفوظ ہے، تم بتاؤ تمہارا نبی زندہ ہے یا زندہ نہیں ہے، اگر زندہ ہے تو کہاں پر ہے، زمین میں ہے یا آسمان میں ہے عربستان میں ہے یا شام میں ہے، وسط ایشیا میں ہے یا برصغیر و افریقا میں ہیں اور اگر تمہارے نبی مر چکے ہیں تو یہ بتاؤ وہ اپنی طبعی موت پر مرے ہیں یا کسی نے ان کو شہید کیا ہے، اگر شہید کیا ہے تو بتاؤ اس کو کفن کس نے دیا؟ غسل کس نے دیا؟ قبر کس نے کھودی، قبر میں کس نے اتارا، جنازہ کس نے پڑھایا اور قبر کہاں پر ہے؟ آیا عربستان میں ہے یا شام میں ہے یا فلسطین میں ہے یا وسط ایشیا میں ہے یا برصغیر میں ہے؟ تم تو اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زندگی کے آخری لمحات میں کیا ہوا؟ خود تو تمہارے نبی کی سیرت کا یہ حال ہے کہ تم کو ان کے گھر کا پتہ نہیں، وحی کی آمد کا پتہ نہیں، کھانے پینے کا پتہ نہیں، ماہ و سال کا پتہ نہیں اور دوسروں پر اعتراضات کرتے ہو اور مفروضے بناتے ہو کہ ایسا ہوا ہوگا، ویسا ہوا ہوگا، تم ایک زہریلی قوم کی حیثیت سے ابھرے ہو کہ دوسروں میں زہر اتارنے کی کوشش کرتے ہو تشکیک اور توہمات کے کانٹے بوتے ہو اور اس میں تم خوب ماہر ہو۔ ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو تعداد کتنی تھی؟ ان کے احوال کیا تھے؟ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا سیکھا اور آگے لوگوں کو کیا سکھایا؟ ان کی سند کیا ہے اور ان کا تعارف کیا ہے اور ان کی زندگی میں کیا نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے احکام تھے یا نہیں تھے، اگر تھے اور یقیناً تھے تو تم بتاؤ وہ نماز کیسی تھی؟ روزہ کیسا تھا؟ زکوٰۃ کیسی تھی اور حج کیسا تھا اور جب سب کچھ تھا تو تمہارے پاس اس کا نقشہ کیوں نہیں، کیا تمہاری زندگی میں نماز ہے؟ روزہ ہے؟ زکوٰۃ ہے؟ اور حج ہے؟ یا معاذ اللہ! کیا تمہارے نبی تمہیں ویسے آوارا گرد چھوڑ کر چلے گئے؟ تم پادری یہ تو بتاؤ کہ تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کے مطابق دنیا میں کوئی ایک پادری بھی ہے؟

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر جو تم نے چرچوں میں رکھی ہے کیا اس میں وہ داڑھی منڈے ہیں؟ ان کی نکٹائی ہے؟ وہ پتلون میں ہیں؟ ان کے سر پر ایسے بال نظر آتے ہیں جو تمہارے سروں پر ہیں؟ معلوم ہوا تمہارا دین منسوخ ہو چکا ہے اور دنیا سے معدوم ہو چکا ہے، اب خود تمہارے پاس دین نہیں ہے، البتہ دوسروں کے دین پر اعتراضات کرتے رہتے ہو، سیرت کا نام لینا تو تمہارے لئے مناسب بھی نہیں ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت جتنا قرآن و حدیث نے ہمیں بتائی ہے، اس کا دسواں حصہ بھی عیسائیوں کو معلوم نہیں ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عملی سیرت بھی صرف مسلمانوں کے پاس ہے، تمہارا سیرت کا نام لینا بھی غلط ہے کیونکہ یہ انسانوں سے متعلق احوال کا نام ہے جبکہ تمہاری انسانیت تو مر چکی ہے، زنا و شراب و کباب اور رقص و سرود، ناچ گانا، لڑکیوں کو اغوا کرنا، تمہارا دن رات کا مشغلہ ہے، تمہارا عائلی نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے، آج کوئی نہیں

کہہ سکتا کہ وہ واقعی فلاں شخص کا بیٹا ہے اور وہ اس کا باپ ہے اور اس میں وہ سچا ہے۔

نصف صدی قبل ہندوستان کے بہت بڑے عالم شیخ الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے یورپ کی فحاشی اور پردہ سے متعلق ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے، جس کا نام شرعی پردہ ہے، اس میں آپ نے اسلام کے پاکیزہ نظام ”شرعی پردہ“ کے فضائل و مسائل سے متعلق بھی لکھا ہے اور یورپ کی فحاشی کا نقشہ بھی کھینچا ہے، جس پر یورپ کے مستشرقین فخر کرتے ہیں اور اس کو اپنی تہذیب کا حصہ سمجھتے ہیں، اس کو ذرا پڑھئے اور سر پکڑ کر سوچئے کہ تم کیا ہو؟ شرعی پردہ صفحہ ۱۷ سے صفحہ ۲۲ تک چند اقتباسات پیش خدمت ہیں، فرماتے ہیں:

جاہلیت اولیٰ:

آج سے کئی ہزار سال پیشتر حضرت نوح و ادریس علیہما السلام کے درمیانی قرون نیز زمانۂ فترت یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی دور میں جن کو قرآن نے جاہلیت اولیٰ فرمایا ہے، عورت کی یہ بے حجابی و بے قیدی اپنی انتہا پر پہنچ چکی تھی۔ ان قرون میں عورت ایک نمائش اور مفادِ عامہ کی چیز سمجھ لی گئی تھی، اس کی حیثیت کسی مخفی خزانہ کی سی نہ تھی، جو صرف اپنے ہی حقدار کے کام آسکے، بلکہ ایک وقفی (وقف عام) دولت کی مانند تھی، جس سے ہر کس و ناکس ہر حالت میں فائدہ اٹھا سکتا تھا، وہ زیور و پارچہ اور عطریات سے آراستہ ہو کر گھر کی چار دیواری سے باہر نکلتی، مستانہ چال ڈھال اور ناز و انداز سے مردوں کو اپنی طرف مائل کرتی، پھر اس بیرونی زینت و نمائش کے ساتھ ساتھ اعضائے بدن کی عریاں حیثیت اور تمام محاسن جمال نگاہ بازوں کے سامنے پیش کرتی تھی اور اس طرح ایک عورت اپنے شوہر اور عاشق کے درمیان بیک وقت استعمال کی جا سکتی تھی۔ غرض عفت و ستر اور عصمت و پاک دامنی کی حقیقت سے ہی نہیں، بلکہ صورت سے بھی ناآشنا ہو کر ہر اس تلذذ سے جو عورت کے ذریعہ مرد حاصل کرسکتا تھا، مرد کو مستفید کرنے میں اس بے حجاب عورت کو دریغ نہ تھا۔ قرون ماضیہ کی ان ناجائز نمائشوں، حسن فروشیوں اور فحش کاریوں کو قرآن کریم نے ”تبرج جاهلیت“ کے عنوان سے ظاہر فرمایا۔

جاہلیت حال:

آج کی شہوت راں قوم بالخصوص یورپ کی عیاش مگر متمدن اقوام کا شیوۂ بے حجابی اس حد پر پہنچ چکا ہے کہ جاہلیت اولیٰ بھی اس سے شرما کر زیریز مین چھپ گئی۔ یورپین لڑکیوں کا تبرج، نیم عریاں لباس، دل رُبایانہ گلگشت اور بے حجاب خروج اور اس کے ساتھ مردوں کو حیاء سوز رویہ جس کو قانونی زندگی کی شکل دے کر تہذیب و تمدن کے نام سے پکار دیا گیا ہے، جاہلیت اولیٰ کا نقش ثانی بلکہ اپنی نوعیت میں اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے:

”یہ وہی فتنہ ہے لیکن یاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے“

آج کی عورت بلاشبہ قانوناً آزادانہ حقوق رکھتی ہے، لیکن اس آزادی کے معنی اس کے سوا کیا ہیں کہ وہ بلا روک ٹوک نیم عریاں لباس میں سڑکوں اور تفریح گاہوں میں نکلتی ہے، بے حجاب اور بلانقاب اپنے برہنہ سینہ اور گلوں کی نمائش کرتی ہے، پوری بناوٹ کے ساتھ اپنے دل رُبایانہ چال ڈھال سے راہگیروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے اور اس حسن نمائی کے ذریعہ کنواری اپنے لئے متعدد دوست اور بیاہی اپنے شوہر کے بہت سے حریف پیدا کرلیتی ہے۔ شوہروں کی اذن و مرضی کی پروا کئے بغیر آشناؤں سے علی الاعلان اختلاط، بے تکلف بات چیت، ہنسی اور دل لگی اس کا شیوہ ہے۔ غیروں سے خلوت گزینی میں شوہر کو مخل ہونے کا قانوناً کوئی حق نہیں کہ عورت اپنے حقوق میں آزاد ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ تمدن جدید کے فرائض میں سیاہ کاریوں کا روکنا نہیں، بلکہ ان کی راہ میں سہولتیں بہم پہنچانا ہے۔

موجودہ جاہلیت اور فحش کے چند نمونے:

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بدکاری کے ساتھ قومی حمایت شامل حال ہے، سالویشن آرمی یورپ کی وہ خادم قوم اور محافظ بے کساں جماعت ہے جس کا قیام خبر گیری خلق اللہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے، اس کا ایک کام یہ بھی ہے کہ یورپ میں جن ماؤں کو ناجائز بچوں کے جننے میں دشواریاں پیش آتی ہیں، ان کے لئے زچہ خانہ اور زچگی کا انتظام کرے۔ اس مشن کی ایک رپورٹ کے حوالہ سے نیویارک کا رسالہ ”میڈکل کرانک اینڈ گائیڈ وسی“ ۱۹۲۸ء لکھتا ہے، جس کا اقتباس ”فارورڈ“ کلکتہ میں شائع ہوا ہے، آج سے بیس سال قبل ان زچہ خانوں کی آبادی پختہ عمر عورتوں سے قائم تھی، جو ہر طرح سوچ سمجھ کر بدکاری کرتی تھیں، لیکن اب صورت حال بدل گئی ہے۔ اب ان زچہ خانوں میں بڑی تعداد نو عمر طالبات علم اور ان کم سن لڑکیوں کی آنے لگی ہے، جن کے دن ماں بننے کے بجائے اسکول میں حاضری دینے کے ہوتے ہیں، آخری اعداد کے مطابق ان کی تعداد ۴۲ فیصد ہے۔ ان لڑکیوں کی اوسط عمر ۱۶ سال ہے۔ (اخبار سچ، ۱۳/ جولائی ۱۹۲۵ء،

بحوالہ تعلیمات اسلام)

یہ تعداد اس حالت میں ہے کہ ملک میں منع حمل کے بے شمار طریقے ایجاد ہو چکے ہیں اور جہاں بغیر قصد کے ماں بننا تقریباً غیر ممکن رہ گیا ہے، گویا آوارگی کے سو دو سو واقعات میں سے کہیں ایک آدھ ہی میں ان زچہ خانوں میں جانے کی نوبت آئی ہوگی۔ باوجودیکہ لندن میں عصمت فروشی کا حق کسی عورت کو نہیں دیا گیا، مگر ایک ذمہ دار میم صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۷ء تک تین سال کے اندر لندن میں عصمت فروشی میں بیس ہزار عورتیں گرفتار ہوئیں۔ یہ وہ احمق عورتیں تھیں، جنھوں نے پولیس کو گرفتاری کا موقع دیا ورنہ لاکھوں ایسی نیک بخت بھری پڑی ہیں جن کی عمریں اس شغل میں بسر ہوئیں اور پولیس کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ (انقلاب، یکم جولائی ۱۹۲۸ء بحوالہ تعلیمات اسلام)

جان بل لکھتا ہے: ''شہر نیویارک میں اس وقت ۴۰ ہزار بازاری عورتیں موجود ہیں۔ اس تعداد میں وہ لڑکیاں داخل نہیں ہیں، جنھوں نے اپنے گھروں، ہوٹلوں اور دوسرے پبلک مقامات میں رفاہ عامہ کا کام جاری کر رکھا ہے۔ حساب لگا کر دیکھا گیا ہے کہ تقریباً ہر دس جوان عورتوں میں، نیویارک میں ایک بازاری رنڈی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ شہر نیویارک میں یہ بازاری عورتیں پچپن لاکھ چالیس ہزار سات سو مردوں کے ہاتھ اپنی متاع عصمت کو فروخت کرتی ہیں، گویا دن بھر میں پندرہ ہزار ایک سو اسی مرد بازاری عورتوں کو استعمال کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ تمام امراض خبیثہ کے شکار ہیں۔'' (انقلاب، یکم جولائی ۱۹۲۸ء، بحوالہ تعلیمات اسلام)

رسالہ ''محشرِ خیال'' جون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لندن کی باضابطہ لائسنس لے کر اعلانیہ بدکاری کرنے والی عورتوں کی تعداد ۳۰ ہزار شائع ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر چوبیس گھنٹے میں ایک عورت سے بدکاری کرنے والے مردوں کی تعداد پانچ بھی رکھ لی جائے جو ایسے احوال میں کم سے کم ہے تو ثابت ہوگا کہ لندن میں باضابطہ پر اعلانیہ روزانہ ایک لاکھ پچاس ہزار مرد زناکاری کے مرتکب ہوتے ہیں اور ایک سال میں ۴۵ لاکھ۔ شہر گلاسکو کے کالج میں پڑھنے والے طلبا کی اعانت کے لئے وہاں کی دوشیزہ لڑکیوں نے اعلان کیا کہ ہم شاہراہوں اور سڑکوں پر چھ شلنگ میں اپنے بوسہ کو فروخت کریں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سینکڑوں پونڈ ان نازنینوں کے بوسوں سے حاصل ہوئے۔ لندن میں باقاعدہ دوشیزہ لڑکیوں کی انجمنیں ہیں جو عہد کرتی ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گی، ہاں! عشق بازی اور معشوقانہ تعلقات ان کے اصول کے خلاف نہیں۔ امریکا کی ایک یونیورسٹی میں طالبات سے دریافت کیا گیا کہ ایک نووارد لڑکی کو یونیورسٹی میں داخل ہونے سے پہلے کن کن امور سے واقفیت ہونی چاہئے؟ اس کا جواب دو سو سے اوپر لڑکیوں نے تحریر کیا، جس کا خلاصہ اخبار ''مدینہ بجنور'' نے اس طرح شائع کیا ہے: لڑکی کو

عقیدہ ختم نبوت کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان

بلوچستان اسمبلی کی قرارداد کا خیر مقدم کرتے ہیں، نسل نو اسلام کے بنیادی عقیدہ سے آگاہ ہوگی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنماؤں نے بلوچستان اسمبلی میں نصابِ تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت کو شامل کرنے کی قرارداد پیش کرنے کو قابل تحسین اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر اسے نصابِ تعلیم میں شامل کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا عبداللہ منیر، مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا انوارالحق حقانی، صوبائی ناظم تبلیغ مفتی محمد احمد خان، جنرل سیکریٹری حاجی خلیل الرحمٰن، صوبائی مبلغین مولانا محمد اویس اور مولانا عنایت اللہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ راہنماؤں نے کہا کہ بلوچستان کی صوبائی اسمبلی میں قرارداد پیش کی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر اسے نصابِ تعلیم میں پیش کیا جائے تاکہ نسل نو اسلام کے بنیادی عقیدے سے آگاہ و باخبر رہے، ہم اس قرارداد کا خیر مقدم کرتے ہوئے محرک قرارداد اور اس کے تائید کنندگان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت کی اہم دینی ضرورت ہے۔ یہ قرارداد جمعیت علماء اسلام کی جانب سے پیش کی گئی اور قائد حزب اختلاف و دیگر اراکین نے اس کی تائید کی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت وقت اس اہم قرارداد کو منظور کر کے اس کے مطابق فوری اقدامات کرے گی۔ راہنماؤں نے کہا کہ وطن عزیز پاکستان سمیت پورے عالم اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت ایک حساس معاملہ ہے، منکرین ختم نبوت خصوصاً قادیانی عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف سازشوں کے جال بنتے رہتے ہیں۔ ایسے حالات میں بلوچستان اسمبلی کی یہ قرارداد اہمیت کی حامل ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت اس پر سنجیدگی سے غور کرے، تمام مسلمان اس قرارداد کی تائید کرتے ہیں اور قرارداد کے محرکین و مؤیدین کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ کوئٹہ، ۷؍جون ۲۰۲۲ء)

مردوزن کے باہمی تعلقات اور اس کے لوازم و خصوصیات سے پوری طرح واقفیت ہونی چاہئے۔ اسے معلوم رہے کہ کس طرح ناچنا چاہئے؟ کس طرح سگریٹ پینا چاہئے؟ کس طرح شراب کے ساغر غٹ غٹ چڑھانا چاہئے اور کس طرح اسے گلے لگنا چاہئے؟ نیز اسے تمام طالبانِ حسن پر بے وجہ اور ہمہ گیر طور پر مہربان بھی نہ ہونا چاہئے (یعنی آشنائی کا مضائقہ نہیں، مگر طبیعت کے میلان کے معیار سے خاص خاص افراد سے) بدمست اور شرابیوں سے معاملہ کرنے کا فن اسے آنا چاہئے۔ ایک لڑکی نے ان الفاظ کا اس میں اضافہ کیا کہ: لپٹنے اور گلے لگنے کا تجربہ پہلے سے ہونا چاہئے، تاکہ یونیورسٹی پہنچ کر اس عمل میں ناتجربہ کاری کی بنا پر کوئی رکاوٹ یا شرمندگی نہ ہو اور سہولت سے یہ عمل جاری رہ سکے۔ خواہ طالب علموں سے ہو یا پروفیسروں سے یا ملازمین یونیورسٹی سے، نیز جسے وہ ناپسند کرتی ہو، اسے گلے لگنے سے باز رکھنے کا فن اور طریقہ بھی معلوم ہونا چاہئے۔ (سیاست لاہور، ۲۸/مئی ۱۹۳۲ء، بحوالہ شرعی پردہ)

ایک امریکی دانشور لکھتا ہے: ”ہمارا سینما اور ہماری موٹر کاریں کیا ہیں؟ جرائم اور بدکاری کے مبلغ، جن سے چوریوں میں ہمیں آسانی ہوتی ہے، عورتوں کو بھگا لے جانے میں مدد ملتی ہے، فحش کاریوں میں ان مخلوط اجتماعوں سے کافی سہولتیں بہم پہنچ جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج نہ مردوں میں غیرت باقی ہے اور نہ عورتوں میں عفت، عائلی زندگی تباہ ہے۔ نہ آج کی آزاد عورتوں کو اپنے شوہروں کی پرواہ ہے، نہ شوہر کو بیوی کی۔ دوست احباب کے لئے آج سب سے بڑا تحفہ بیوی اور بیٹی ہے اور عورت کے لئے سب سے زیادہ مسرور کن نظارہ مرد کی نگاہ شہوت ہے۔“

جارج ایلن اینڈ الون کی مطبوعہ کتاب ”تمدن“ میں لکھا ہے: ”(عام طور پر) عزت کے الفاظ عصمت کے متعلق استعمال کئے جاتے ہیں، لیکن عملی زندگیاں حرام کاری اور آتشک کے لئے وقف ہیں۔ انہیں شہوانی جذبات اختلاط کے ماتحت یورپ میں بین الاقوامی نمائشیں ہوتی ہیں تو کس متاع کی؟ استعمالی سامانوں کی نہیں بلکہ انتخاب حسن کی! کہ کون لڑکی زیادہ حسین ثابت ہوئی؟ اور کس ملک اور شہر کا نام انتخاب حسن کا قرعہ نکلا؟ پھر فخریہ لہجوں میں اس ملک اور خطہ کی تعریف کی جاتی ہے اور نہ صرف اعضائے حسن ہی کا انتخاب نمائشوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے بلکہ اعضائے شہوت میں بھی یہ انتخابات بے محابا عمل میں آتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں رانوں کی نمائش ہوئی کہ کس نوجوان لڑکی کی ران زیادہ گوری گداز اور خوشنما ہے اور پھر ایسے امتحانوں پر انعامات جاری کئے جاتے ہیں، جس سے آج کی قوموں کے قومی جذبات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ (جاری ہے)

مولانا قاضی احسان احمد کی تبلیغی و دعوتی مصروفیات

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے حلقہ شیر شاہ اور حلقہ کیماڑی کی مختلف مساجد و مدارس میں ترتیب دیئے گئے علماء کرام و ائمہ حضرات کے اجلاس میں خطاب کیا۔ تحفظ ختم نبوت سے متعلق کاز کا جائزہ لیا، کارکنوں کو ہدایات دیں، علماء و خطباء حضرات سے یکم ستمبر ۲۰۲۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان آل سندھ تحفظ ختم نبوت کانفرنس باغِ جناح پرانی نمائش کراچی کو کامیاب کرانے کے سلسلہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ اپنے بیانات اور جمعۃ المبارک کے خطبات میں عوام الناس کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کی ترغیب دی۔

قاضی صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ مولانا حنظلہ اور مولانا حفیظ الرحمٰن کی دعوت پر مدرسہ فلاح دارین شیر شاہ بھی تشریف لے گئے۔ مدرسہ کے ذمہ داران کی خدمات کو سراہا بعد ازاں جامع مسجد عمر فاروق میں عقیدۂ ختم نبوت کی فضیلت و اہمیت پر بیان کیا۔ حلقہ کھڈہ مارکیٹ میں جامع مسجد اقصیٰ میمن سوسائٹی میں تحفظ ختم نبوت پروگرام میں مدلل بیان کیا۔ امام و خطیب مفتی عبدالمتین نے پروگرام کے اختتام پر شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح حلقہ آگرہ تاج کالونی کی تاج مسجد میں پروگرام رکھا گیا تھا جہاں قاضی صاحب نے سامعین سے خطاب کیا۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا عبداللہ چغرزئی اور مولانا محمد ابوبکر نے حلقہ کیماڑی محمدی کالونی کی مساجد اللہ والی، محمدی، قبا، ابراہیم، شیخ زکریا، مصطفیٰ المنیر، فلک نور میں بیانات کیئے، ختم نبوت کی رکنیت سازی کی جہاں مولانا مفتی گل محمد کی سرپرستی اور مولانا عبدالحمید کوہستانی، مولانا عزیز اور مولانا بلیغ کی معاونت حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

قادیانیت پرغور کرنے کا سیدھا راستہ

قسط:۴

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

چوتھی بات:

مرزا قادیانی کی جانچ کے سلسلہ میں اب چوتھی اصولی بات مجھے یہ کہنی ہے کہ اللہ کے کسی پیغمبر سے ناممکن ہے کہ وہ اپنے وقت کی کسی ایسی طاقت وحکومت کی خوشامد وچاپلوسی اور اس کے ساتھ اپنی مخلصانہ وفاداری اور محبت کا اظہار کرے جو کفر اور بے دینی کا ستون ہو اور جس کے عروج اور غلبہ سے کفر اور بے دینی کو عروج ہوتا ہو اور دنیا میں خدا فروشی اور آخرت سے بے فکری اور مادہ پرستی اور نفس پرستی بڑھتی ہو۔

مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگ انگریزی حکومت کو اور اس کی تاریخ کو کچھ جانتے ہیں یا نہیں اور اس حقیقت سے آپ واقف ہیں یا نہیں کہ پچھلی چند صدیوں میں یوروپین اقوام اور خاص کر انگریزوں کے حکومتی اقتدار نے دین کو اور خدا پرستی کو کتنا زبردست نقصان پہنچایا ہے اور مادہ پرستی اور نفس مادہ پرستی کو دنیا میں کتنا بڑھایا اور پھیلایا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں کافر حکومتیں پہلے بھی ہوئی ہیں۔لیکن غالباً کبھی کسی حکومت کے اثر واقتدار نے لوگوں کو خدا سے اتنا بے تعلق اور دین وآخرت کی طرف سے اتنا بے فکر نہیں کیا ہوگا جتنا کہ اس زمانے میں یورپ کی حکومتوں کے اثرات نے لوگوں کو خدا اور آخرت فراموش بنادیا ہے اور خصوصاً انگریزوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دینی اور سیاسی نقصان پہنچایا ہے اور جس جس طرح ان کو تباہ وبرباد کیا ہے۔اس کا تو حساب بھی نہیں لگایا جاسکتا ہے جو ممالک پہلے مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے ان میں سے ایک ایک کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ کس قوم اور کس حکومت کی مکاری اور غداری نے مسلمانوں کو ان ملکوں سے بے دخل کیا اور اپنا غلام بنایا۔قریب قریب سب جگہ انگریزوں ہی کا ہاتھ نظر آئے گا۔

> **اگر بالفرض نبوت کا سلسلہ جاری بھی ہوتا تب بھی مرزا قادیانی جیسے اخلاق واوصاف رکھنے والے کسی آدمی کے لئے اس مقام اور منصب کا کوئی امکان نہ تھا**

الغرض اس حقیقت میں کسی کو شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ اس زمانے میں دین وایمان اور روحانیت اور خدا پرستی کو سب سے زیادہ نقصان یوروپین قوموں کے سیاسی غلبہ نے پہنچایا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ دینی اور سیاسی نقصان خاص کر انگریزوں نے پہنچایا ہے اور یہ حکومتیں اس وقت کی فرعونی اور نمرودی حکومتیں ہیں۔اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہیں ہوئی ہوتی اور نبیوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغمبر اس زمانے میں آتا تو وہ ان یوروپین حکومتوں کی اور خاص کر انگریزی حکومت کی ہرگز تعریف نہ کرتا۔ہرگز ان کو خدا کی نعمت اور رحمت نہ بتاتا۔بلکہ اس دور کی سب سے بڑی لعنت ان ہی حکومتوں کو قرار دیتا۔لیکن مرزا قادیانی کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا رویہ اس معاملہ میں بالکل دنیا دار اور حکومت پرست لوگوں کا سا ہے۔بلکہ نہایت ذلیل اور گھٹیا قسم کے حکومت پرستوں کا سا ہے اور انہوں نے اپنی کتابوں میں جابجا انگریزی حکومت کے ساتھ اپنی وفاداری اور وابستگی اور خیر خواہی اور دعا گوئی کا ایسا گھناؤنا مظاہرہ کیا ہے کہ میں نے تو کبھی کسی ذلیل سے ذلیل حکومت پرست کی بھی کوئی ایسی تحریر نہیں دیکھی ہے۔اس وقت ان کی اس سلسلہ کی بھی صرف ایک ہی عبارت آپ کو سناتا ہوں۔میرے ہاتھ میں ان کی کتاب شہادۃ القرآن ہے۔اسی کے ساتھ ان کا ایک مضمون چھپا ہوا ہے جس کا عنوان ہے ’’گورنمنٹ کی توجہ کے لائق‘‘ اس میں پہلے تو مرزا قادیانی نے یہ لکھا

ہے کہ:

"گورنمنٹ کے (یعنی انگریزی سرکار کے) احسانات ہمارے خاندان پر ہمارے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے وقت سے برابر ہوتے رہے ہیں اور اس لئے اس گورنمنٹ کی شکر گزاری میرے رگ وریشہ میں سمائی ہوئی ہے۔" (شہادۃ القرآن، ص:۸۲، خزائن، ج:۶، ص:۳۷۸)

پھر گورنمنٹ کے ساتھ اپنے والد اور اپنے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کی وفاداری اور خیرخواہی کا ذکر بڑے فخر کے ساتھ کیا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء میں گورنمنٹ کی کیسی کیسی مدد کی اور اس کے واسطے کیسی کیسی جانی اور مالی انہوں نے قربانیاں دیں اور اس کے صلہ میں گورنمنٹ نے کیسے کیسے احسانات کئے اور کیا کیا صلے دیئے۔ یہ سب پوری تفصیل سے بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

"ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔" (شہادۃ القرآن ص:۸۴، خزائن، ج:۶، ص:۳۸۰)

یہ مرزا قادیانی کی عبارت ہے۔ بس یہ ان کا دین ومذہب ہے اور یہ ان کی پیغمبری ہے۔ آپ لوگوں کے احساسات کا حال مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں تو صاف کہتا ہوں کہ اس عبارت کے پڑھنے کے بعد میں ان کو نہایت ذلیل ذہنیت کا ایک سرکار پرست آدمی سمجھتا ہوں اور اس قسم کی ان کی یہ ایک ہی عبارت نہیں ہے۔ انگریزی سرکار کی خوشامد میں اس شخص نے بیسیوں جگہ اس سے بھی زیادہ ذلیل قسم کی باتیں لکھی ہیں۔ معلوم نہیں ان کو نبی ماننے والوں نے نبوت کو کیا سمجھا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ایسا شخص نبی ہوسکتا ہے تو شاید ہر بھلا آدمی پھر خدا ہوسکتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

خیر! چونکہ اس وقت کی میری گفتگو کا مقصد مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا بس ایک صحیح طریقہ اور راستہ بتانا ہے۔ اس لئے نمونے کے طور پر گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کے سلسلہ میں ان کی صرف یہی ایک عبارت پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

خلاصہ بحث:

اب میں آپ حضرات سے کہتا ہوں کہ میری چاروں اصولی باتیں آپ نے سن لیں اور غالباً سمجھ بھی لی ہوں گی۔ کیونکہ ان میں کوئی باریک علمی بات نہیں ہے۔ سیدھی سیدھی موٹی باتیں ہیں اور الحمدللہ دو اور دو چار کی طرح یقینی اور پکی ہیں۔ آخر کون اس سے انکار کرسکتا ہے کہ:

۱...... "کسی نبی سے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے سے پہلے کسی پیغمبر کی اہانت اور تنقیص کرے اور اخلاقی گندگیوں کو اس کی طرف منسوب کرے۔"

۲...... "اور کون اس میں شک کرسکتا ہے کہ کسی نبی سے ہرگز یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے صاف صاف غلط بیانی کرے اور جھوٹ بولے۔"

۳...... "اسی طرح ہرگز یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ کی وحی سے کوئی سچا نبی تعیّن تاریخ کے ساتھ کوئی پیشین گوئی کرے اور اس کو اپنے صدق وکذب کا نشان اور معیار قرار دے اور اللہ اسی پیشین گوئی کے خلاف ظاہر کرکے اس کا جھوٹا اور مفتری ہونا دنیا پر

ثابت کردے۔‘‘

۴…… ’’اسی طرح کوئی اس حقیقت سے انکارنہیں کرسکتا کہ نبی ورسول جواللہ کا نائب اور نمائندہ ہوتا ہے وہ ذلیل قسم کے سرکار پرستوں اورکاسہ لیسوں اوردنیاکے کتوں کی طرح گورنمنٹ برطانیہ جیسی کسی حکومت کی ایسی ذلیل خوشامد ہرگز نہیں کرسکتا جس کا نمونہ ابھی آپ نے دیکھا۔ نبوت تو بہت بلند مقام ہے۔میرے نزدیک تو یہ کسی شریف آدمی کا بھی کام نہیں ہے۔اگرکسی شریف آدمی کی طرف یہ باتیں منسوب کی جائیں تووہ اس کواپنی سخت توہین اورگالی سمجھے گا۔‘‘

بہرحال یہ چار وہ سیدھی اور سچی اصولی باتیں ہیں جن سے انکار اور اختلاف کرنے کی کسی کے لئے قطعاً گنجائش نہیں ہے اورآپ نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان چاروں چیزوں میں بری طرح ملوث اورآلودہ ہیں۔

اس لئے اگر بالفرض نبوت ختم نہ بھی ہوئی ہوتی اورانبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزاغلام احمدقادیانی کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہ تھا۔اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی کو نبی اور رسول بنا کرنہیں بھیج سکتا جوانسانی شرافت کے معیار سے اتنا گراہوا ہے۔ایسے کسی آدمی پر ہرگز خدا کی وحی نہیں آسکتی۔ہاں ایسے لوگوں پر شیطانی وحی آیا کرتی ہے اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:’’اِنَّـہٗ ھُوَ السَّـمِیْعُ الْعَلِیْمُ o ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَـنَزَّلُ الشَّیَاطِیْنُ o تَـنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍo (شعراء:۲۲۲) ‘‘یعنی ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ شیطان کن لوگوں پراترتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولنے والوں اور افتراٗ پردازوں اور پاپیوں پراترتے ہیں۔

پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ جوجھوٹ بولتا ہو، افتراء کرتا ہو اور جس کی زندگی پاک اور ستھری نہ ہو اس پر خدا کی وحی نہیں آتی بلکہ شیطان آتے ہیں۔اب آپ دیکھ لیجئے کہ مرزا قادیانی میں افاک اوراثیم ہونے کی صفت کتنی نمایاں ہے۔

بہرحال اگر بالفرض نبوت جاری ہوتی جب بھی مرزا قادیانی کے نبی ہونے کا ہرگز کوئی امکان نہ تھا۔وہ تو کھلے ہوئے افاک اوراثیم ہیں اور میں یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں فرضی طور پر کہہ رہا ہوں۔ ورنہ میں شروع ہی میں آپ کو بتلا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین اورشریعت کومکمل کردیا اورپھر قیامت تک اس کی حفاظت کی بھی خود ہی ذمے داری لے لی اور اپنی خاص قدرت سے اس کا انتظام بھی فرمادیا اوراس طرح نبوت کی ضرورت کوختم فرما کراللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرنبوت کے ختم کئے جانے کا بھی قرآن پاک میں اعلان فرمادیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں بھی اس کا صاف صاف اعلان فرمادیا اوراس لئے ساری امت کا یہی عقیدہ اور یہی ایمان رہا کہ نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پرختم ہوگیا اوراب کبھی دنیا میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور قیامت تک پیدا ہونے والے ہرانسان کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپؐ کی پیروی کرنا کافی ہے اورحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت دنیا بھر کے لئے اور ہمیشہ کے لئے کفایت کرنے والی ہے۔

بہرحال اصلی عقیدہ اورایمان تو یہ ہے اور اس بنا پراب کسی شخص کے بھی نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں اور جو شخص بھی اب نبوت کا دعویٰ کرے ہم اس کوکاذب اوراللہ پرافتراء کرنے والا سمجھیں گے۔حتیٰ کہ اگر بالفرض سیدنا شیخ عبدالقادرؒ جیلانی، خواجہ معین الدینؒ چشتی اور حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسی پاک سیرت رکھنے والا کوئی بزرگ بھی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو ہم اس کوبھی ایسا ہی سمجھیں گے اور میں اس سے بھی آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ اگر بالفرض حضرت ابوبکرصدیقؓ بھی یہ دعویٰ کرتے تو امت ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرتی جو خود انہوں نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ کیا۔

بہرحال ہمارا اصل عقیدہ اور ایمان تو یہ ہے۔لیکن اگر بالفرض نبوت کا سلسلہ جاری بھی ہوتا تب بھی مرزا قادیانی جیسے اخلاق واوصاف رکھنے والے کسی آدمی کے لئے اس مقام اور منصب کا کوئی امکان نہ تھا۔کسی شخص کے حق میں سخت تنقیداورسخت الفاظ بولنا مجھے گراں ہوتا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے بارے میں، میں اس کی ضرورت سمجھتا ہوں کہ اپنے دل پر جبر کرکے اپنی طبیعت اورذوق کے خلاف صاف صاف کہوں کہ وہ شخص معمولی درجہ کے اخلاق سے بھی خالی تھا۔ جتنی دیانت اورسچائی اورجتنی غیرت اورشرافت اوسط درجہ کے لوگوں میں ہوتی ہے اس شخص میں اتنی بھی نہیں تھی اور میں صاف کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ جیسا گنہگارامتی بھی مرزا قادیانی سے زیادہ دیانت اور صداقت الحمدللہ اپنے اندررکھتا ہے۔ (جاری ہے)

مدارس، اسکول، کالج اور یونیورسٹیز کے طلباء کرام اور عوام الناس کے لئے
خوشخبری
نامور علماء ومناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
اِنْ شَاءَ اللہ
4 روزہ
تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس
بتاریخ
13 تا 16 ذوالحجہ 1443ھ
بوقت
صبح 8 بجے تا دوپہر 1 بجے
بمقام
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش چورنگی، ایم اے جناح روڈ کراچی
زیر نگرانی
حضرت مولانا یادگار اسلاف
محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
زیر سرپرستی
حضرت پیر طریقت رہبر شریعت
مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیر نگرانی
خطیب پاکستان حضرت مولانا
قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا ✦ امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء کرام کو اسناد دی جائیں گی ✦ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دیئے جائیں گے ✦ امتحان میں وہی طلباء شرکت کر سکتے ہیں جن کا باقاعدہ کورس میں داخلہ ہوا ہو۔
نوٹس لکھنے کے لئے کاغذ و قلم ہمراہ لائیں
آئیے مجاہدین ختم نبوت اور غلامان محمد ﷺ کی فہرست میں شمولیت اختیار کریں
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
برائے رابطہ:
0332-2454681
www.khatm-e-nubuwwat.com
پشاوری پرنٹرز 0315-3796371 0331-3796371 کراچی
Email:peshawari371@gmail.com

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قُربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا تعارف

❁ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت اکابر علمائے اُمت کی قیادت میں آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس اور عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی بین الاقوامی جماعت تردید قادیانیت کے محاذ پر تمام مذہبی و دینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ ❁ جماعت کی کوششوں اور قُربانیوں کی بدولت الحمد للہ! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، قادیانیت کا فتنہ روبہ زوال ہوا۔

❁ ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مجلس کے زیر اہتمام 30 مراکز و مساجد، 40 مبلغین جبکہ 12 سے زائد دینی مدارس و مکتب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ❁ مجلس کے شعبہ تصنیف و تالیف سے ردِقادیانیت کے موضوع پر اکابرینِ اُمت کی بیسیوں ضخیم اور معرکۃ الآراء کتب طبع ہو چکی ہیں۔

❁ عربی، اُردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں مُفت لٹریچر کی تقسیم۔ ❁ ہفت روزہ ''ختمِ نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا محاسبہ۔ ❁ اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت کا تعاقب۔ ❁ مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں دار المبلغین اور سالانہ ردِقادیانیت کورس۔ ❁ پورے ملک میں ختمِ نبوت کانفرنسز، سیمینارز، کوئز پروگرام، تربیتی کورسز کے ذریعہ قادیانی دجل کا محاسبہ۔ ❁ مُفت ختمِ نبوت خط و کتابت کورس۔ ❁ انٹرنیٹ، سی ڈیز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ابلاغ ختم نبوت اور تردید مرزائیت۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختمِ نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیلِ زر کا پتہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون +92-61-4583486, +92-61-4783486
رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی
فون +92-21-32780337 فیکس +92-21-32780340

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK068ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Account # 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

اپیل کنندگان:

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ — امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری دامت برکاتہم — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب — مرکزی ناظم اعلیٰ